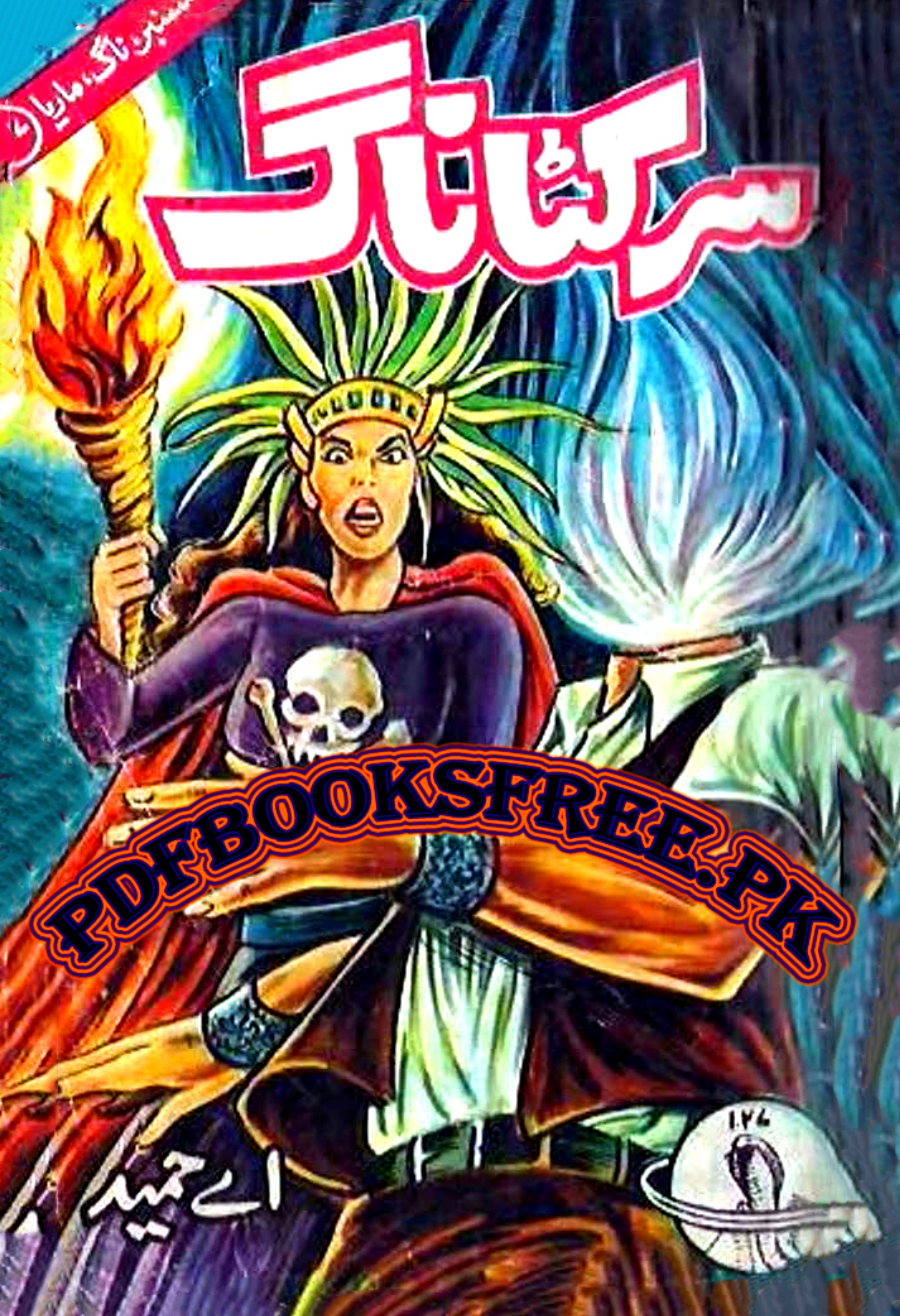
سرکٹا ناگ
اے حمید
۱۲۷
PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیارے ساتھیو!

عنبر ناگ ماریا کی ایک سو ستائیسویں قسط حاضر ہے۔

آپ دوست اس کہانی کو جس دلچسپی سے پڑھ رہے ہیں اور مجھے اپنی پسندیدگی کے پیارے خط لکھتے ہیں وہ میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے۔ کیونکہ میں آپ ہی کی دلچسپی کے لئے لکھتا ہوں۔ تاکہ آپ لطف بھی اٹھائیں اور ساتھ آپ کو خلا اور جدید سائنس کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہوتی رہیں۔

میرے پیارے اور مخلص دوستوں کے کچھ عید کارڈ اب بھی موصول ہوگئے ہیں جو ڈاک کی وجہ سے لیٹ ہو گئے ہیں۔ مگر مجھے ان کو دیکھ کر عید کے بعد بھی عید جتنی خوشی ہی محسوس ہوئی۔ میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی وجہ سے میں نے ایک پھر عید منائی۔

تمہارا انکل

اے حمید

N-454 راہ چمن۔ سمن آباد لاہور

قیمت: ۵۰/۲ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۸۷ء
ناشر : نیا مکتبہ القرار ۳۰ پل شاہ عالم مارکیٹ لاہور [illegible]
طابع : [illegible] لاہور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- طوفانی رات کے ڈاکو
- زمرّد کے مُردہ بچے
- گہرا سناٹا ۔ رونے کی آواز
- مقدس پُر اسرار ہار
- سر کٹا ناگ

طوفانی رات کے ڈاکو

ماریا پوری توجہ سے سننے لگی۔

ماریا کو ابھی تک معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ کنیز اسے کتنا گھناؤنا راز بتانے والی ہے۔ کنیز کے ہونٹ خشک تھے۔ اس نے کہا،

میرا مالک گولاش ایک پتھر دل وحشی ہے اس کے دل میں رحم کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس نے اپنے آدمی چھوڑ رکھے ہیں جو دور دور سے گھنگھریالے بالوں والے غریبوں کے بچے اغواء کر کے لاتے ہیں اور اس کے پاس فروخت کر دیتے ہیں۔

ماریا نے بات کاٹ کر کہا

اور گولاش انہیں دوسرے ملک میں لے جا کر بیچ دیتا ہے۔ تم یہی کہنا چاہتی ہو ناں؟

کنیز بولی۔

اگر وہ ایسا کرتا تو میں اسے معاف کر دیتی۔ مگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ ان بچوں کو آگے نہیں بیچتا۔

ماریا نے پوچھا۔

تو پھر وہ کیا کرتا ہے ان بچوں کا؟

کنیز نے سہمی ہوئی آواز میں کہا

ظالم گولاش نے اس شہر سے باہر ایک پرانے اہرام میں آگ کی بہت بڑی بھٹی لگا رکھی ہے۔ اس بھٹی میں زمرد کا پتھر ہر وقت پگھلتا رہتا ہے کیونکہ اس اہرام کے اندر زمرد بہت پایا جاتا ہے۔ یہ سنگ دل گولاش ان گھنگھریالے بالوں والے بچوں کو اس پگھلتے زمرد کے لاوے میں ڈال کر باہر نکالتا ہے تو وہ زمرد کے مجسمے بن گئے ہوتے ہیں۔

ماریا کا دل کانپ اٹھا۔ اب اسے وہ زمرد کا بچے کا مجسمہ یاد آیا جو گولاش کے کمرے میں اس کے پلنگ کے پاس رکھا ہوا تھا۔ یہ اس قدر گھناؤنا ظلم تھا کہ ماریا اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کنیز کی طرف تک رہی تھی۔ کنیز ماریا کو نہیں دیکھ سکتی تھی پھر بھی اس نے ایک طرف منہ اٹھا کر کہا

ماریا بہن! کیا تم کبھی سوچ سکتی ہو کہ کوئی انسان کسی معصوم بچے پر اتنا ظلم بھی کر سکتا ہے۔

ماریا نے غصے سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا

اس ظالم شخص کو ہزار بار پھانسی دینی چاہیے۔ یہ ظالم کب سے بچوں کے ساتھ یہ وحشیانہ سلوک کر رہا ہے۔

کنیز نے کہا

اسے ایک سال ہو گیا ہے۔

ماریا نے پوچھا

یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ جس کے جواب میں کنیز نے ماریا کو بتایا کہ

ملک بابل اور ملک روم میں اس قسم کے زمرد کے بچوں کے مجسموں کی بڑی مانگ ہے۔ گولاش ان مجسموں کو خفیہ طور پر ملک بابل اور روم میں بھجوا کر مہنگے داموں فروخت کر دیتا ہے اور بے پناہ دولت کماتا ہے۔

ماریا کے سامنے ساری بات کھل گئی تھی۔ اب اسے تھیوسانگ کے عبرتناک انجام کا خیال آنے لگا۔ یقیناً تھیوسانگ بھی اہرام میں جانے کے بعد زمرد کے بت میں تبدیل ہو گیا ہوگا۔ ماریا نے جلدی سے پوچھا

کیا اس خونی اہرام میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا؟

کنیز نے آہستہ سے ڈرتے ڈرتے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے مالک گولاش کے پاس کوئی طلسم بھی ہے جس کے تعویذ کو اس نے اہرام کی بھٹی کے پاس دیوار میں لٹکا رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس طلسمی تعویذ کی وجہ سے جو کوئی اہرام میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے طلسم اندر کھینچ لیتا ہے۔

ماریا نے کہا

لیکن گولاش اور اس کے آدمی خود کس طرف سے اہرام کے اندر جاتے ہیں؟

کنیز بولی۔

اس حویلی کے باغ میں ایک زیتون کا درخت ہے اس درخت کے نیچے سے ایک خفیہ راستہ زمین کے اندر ہی اندر خونی اہرام تک جاتا ہے۔ میرا مالک اور اس کے غلام اس خفیہ راستے سے خونی اہرام میں آتے جاتے ہیں وہ بچوں کو بھی اسی راستے سے لے جاتے ہیں اور ان کے زمرد کے بت بنا کر واپس لا کر حویلی کے نیچے ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں۔

ماریا تو خوف سے کانپ اٹھی۔ کنیز نے اسے بتایا کہ گولاش کتنے ہی معصوم بچوں کو اب تک پگھلتے زمرد کی

بھٹی میں ڈال کر زمرد کے بت بنا چکا ہے اور اس وقت بھی نیچے تہہ خانے میں سات آٹھ زمرد کے بچوں کے مجسمے تیار پڑے ہیں۔ ماریا نے کنیز کا شکریہ ادا کیا اور بولی۔

میرا کسی سے ذکر نہ کرنا میری بہن۔ میں پھر تمہارے پاس آؤں گی۔

کنیز نے بھی ہاتھ باندھ کر کہا

مجھ پر رحم کرنا اور کسی کے آگے میرا ذکر نہ کرنا۔ نہیں تو ظالم مالک مجھے بھی کھولتی ہوئی بھٹی میں ڈال کر بت بنا دے گا۔

ماریا نے کہا

مطمئن رہو۔ میری زبان سے تمہارا نام کبھی نہیں نکلے گا۔ میں جا رہی ہوں۔

ماریا تیزی سے حویلی کے کمرے سے نکل کر باغ میں زیتون کے درخت کے پاس آ گئی۔ وہ بہت جلدی عقیوسانگ کے پاس پہنچ کر اس کی مدد کرنا چاہتی تھی۔ زیتون کے درخت کے نیچے گھاس پھوس کی ڈھیری پڑی تھی۔ ماریا اس میں سے گزری تو نیچے ایک سرنگ نمودار ہو گئی۔ ماریا اس تاریک سرنگ میں سے گزرتی چلی گئی۔ یہ سرنگ زمین کے نیچے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی نیچے اہرام کی طرف چلی گئی تھی۔ سرنگ میں عجیب ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی۔

ماریا سرنگ کی فضا میں تیرتی ہوئی آگے ہی آگے بڑھ رہی تھی۔ اس کی رفتار کافی تیز تھی۔ اہرام کے قریب پہنچنے پر اسے دور سے روشنی دکھائی دی۔ یہ روشنی کسی گڑھے سے اٹھ رہی تھی۔ ماریا سمجھ گئی کہ یہی وہ زمرد کے پتھروں کی پگھلتی ہوئی بھٹی ہے جس میں وحشی گولاش بچوں کو ڈبو کر زمرد کے بتوں میں بدلتا ہے۔

ماریا کو کچھ آدمیوں کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔ ماریا کو صرف اس طلسمی تعویذ کا ڈر تھا جو کنیز کے کہنے کے مطابق اہرام کے نیچے کسی دیوار کے ساتھ لٹک رہا تھا اور جس کی وجہ سے وہاں آیا ہوا کوئی باہر کا آدمی واپس نہیں جا سکتا تھا۔ ماریا اب سرنگ کی چھت کے ساتھ لگی آہستہ آہستہ آگے کھسک رہی تھی وہ اہرام کے نیچے پہنچ چکی تھی۔ تین سیاہ فام غلام پسینے میں شرابور کھولتی ہوئی بھٹی کے پاس ہی کھڑے اس میں لمبی لمبی لوہے کی سلاخیں ڈال کر ہلاتے اور پھر جلدی سے سلاخیں باہر نکال لیتے۔

ماریا کو محسوس ہوا کہ وہاں اتنی زیادہ گرمی نہیں تھی جتنی ہونی چاہیے تھی۔ گولاش نے کوئی ایسا بندوبست

کر رکھا تھا کہ بھٹی کی زبردست آگ کی گرمی اور بھاپ اہرام کے اوپر چھت کی کسی خفیہ جگہ سے باہر نکل جاتی تھی۔ اس کے باوجود عقیوسانگ کہیں نظر نہ آیا۔ اب وہ طلسمی تعویذ کو ڈھونڈھنے لگی۔ اس نے بھٹی کے پیچھے کی طرف دیوار کے ساتھ ایک جھکے دار رسی کے ساتھ سرخ تعویذ کو لٹکتے دیکھا۔ ماریا اس سے دور ہو گئی۔ اس نے بھٹی میں ایک نگاہ ڈالی۔ بھٹی ایک گڑھے میں بنائی گئی تھی۔ اس میں سبزی مائل ہلکے نیلے رنگ کا زمرد لاوا بن کر پگھل رہا تھا۔ ماریا یہ سوچ کر لرز اٹھی کہ پتھر دل گولاش اس کھولتے لاوے میں بچوں کو ڈال کر انہیں زمرد کے بت بنا دیتا ہے۔ بھٹی ایک وسیع کمرے میں بنی ہوئی تھی۔

ایک طرف دیوار کے ساتھ چھوٹا سا دروازہ تھا اس دروازے کے پٹ غائب تھے اور ایک حبشی نیزہ لئے وہاں پہرہ دے رہا تھا۔ ماریا اس کے قریب سے ہو کر دروازے میں سے گزر گئی۔ دوسری طرف ایک نئی سرنگ آ گئی۔ یہ سرنگ اہرام کے نیچے ایک بڑے ہال کمرے میں جا پہنچی۔ یہاں ماریا نے بڑا ہی دردناک منظر دیکھا۔ سات معصوم بچوں کے زمرد کے بت دیوار کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ کھڑے تھے۔ ماریا کو آنکھوں میں شاید زندگی میں پہلی بار آنسو آتے محسوس ہوئے۔ کیونکہ یہ زمرد کے بت نہیں تھے بلکہ زندہ بچے تھے جنہیں کھولتے ہوئے زمرد میں ڈبو کر زمرد کے مجسموں میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

ماریا نے ان مجسموں کو قریب سے دیکھا۔ سب کے رنگ سبزی مائل نیلے تھے۔ ان کے گھنگھریالے بال بھی زمرد بن چکے تھے۔ ان کی آنکھیں بھی زمرد کی بن گئی تھیں ان تمام بچوں کی عمریں پانچ اور چھ برس کے درمیان تھیں۔ ماریا زیادہ دیر وہاں نہ ٹھہر سکی۔ اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ وہ اس کشادہ تہہ خانے سے نکل کر سرنگ میں آئی تو اسے پیچھے کی جانب سے سرنگ کے آخر میں دو آدمیوں کی آواز سنائی دی۔ وہ باتیں کرتے چلے آرہے تھے۔ ماریا چھت کے ساتھ لگ گئی۔ کیونکہ اسے وہاں طلسم کا خطرہ تھا۔ یہ دونوں حبشی غلام تھے اور باتیں کرتے چلے آرہے تھے۔ ایک کہہ رہا تھا۔

اسے آقا بھٹی میں کیوں نہیں ڈالتا۔ خواہ مخواہ اس کی دیکھ بھال کرنی پڑ رہی ہے۔

دوسرا بولا۔

وہ اسے آخر میں بھٹی میں ڈالے گا۔ ابھی وہ

بچوں کے بت بنانا چاہتا ہے کیونکہ بچوں کے بتوں بڑی مانگ ہے۔

ماریا کا ماتھا ٹھنکا۔ وہ اس طرف کو لپکی جدھر سے یہ دونوں حبشی غلام آئے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی اسے تھیوسانگ کی خوشبو آنے لگی۔ ماریا خوشی سے آگے کو بڑھی وہاں ایک محرابی دروازہ بنا تھا جو بند تھا اور باہر لوہے کا بڑا تالا لگا ہوا تھا۔ ماریا آواز کی لہروں کی طرح لوہے کے دروازے میں سے گزر گئی۔ جونہی وہ دوسری طرف آئی اس نے دیکھا کہ تھیوسانگ فرش پر بے ہوش پڑا ہے ماریا نے جھک کر اسے غور سے دیکھا۔ اس کے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ ماریا نے اپنے جسم سے ایک تیز شعاع نکال کر تھیوسانگ کے سینے پر پھینکی

تھیوسانگ کو ایک جھٹکا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ماریا نے آہستہ سے کہا

تھیو! میں ماریا ہوں۔

تھیوسانگ آنکھیں کھولے اندھیرے میں دیکھنے لگا۔

میں کہاں ہوں ماریا؟

ماریا نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاموش رہو۔ تم ایک بڑی ہی بھیانک اور خطرناک جگہ پر ہو۔ مگر فکر مت کرو۔ میں تمہیں یہاں سے نکال لوں گی۔ کوئی بات مت کرو۔ بس اسی طرح بیہوش بنے لیٹے رہو۔ میں دیکھتی ہوں کہ ادھر سے کوئی راستہ باہر جاتا ہے کہ نہیں۔ میں ابھی واپس آتی ہوں گھبرانا نہیں۔

تھیوسانگ نے کمزور آواز میں کہا

مجھے کمزوری محسوس ہو رہی ہے ماریا۔

گھبراؤ نہیں تھیوسانگ۔ تم پر طلسم کیا گیا تھا مگر تم بچ گئے ہو۔ یہاں بڑی بھیانک باتیں ہو رہی ہیں۔ میں ابھی آتی ہوں۔

یہ کہہ کر ماریا تیزی سے تاریک کوٹھڑی سے باہر نکل گئی۔ وہ آگے گئی تو دیکھا کہ آگے سرنگ بند ہو گئی ہے۔ ماریا واپس آئی۔ یہاں سے سرنگ اسی خونی بھٹی کی طرف جاتی تھی۔ ماریا ادھر کو لپکی تو اسے کسی لڑکے کی رونے اور چیخنے کی آواز سنائی دی۔ وہ فضا میں اڑتی ہوئی وہاں پہنچی تو دیکھا کہ دو حبشی اس لڑکے کو کھینچے لئے آرہے ہیں جس کو رات دو ڈاکو بوری میں بند کر کے گولاش کے پاس فروخت کر گئے تھے۔

گولاش نے اس چودہ پندرہ برس کے لڑکے کو کھولتی ہوئی بھٹی میں ڈال کر بت بنانے کا حکم دے دیا تھا لڑکا رو رہا تھا اور رحم کی بھیک مانگ رہا تھا مگر حبشی غلاموں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ اسے گھسیٹے لئے آرہے تھے۔ ماریا نے دیکھا کہ وہ طلسمی تعویذ کی دیوار سے دور تھی۔ ماریا نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس بے گناہ معصوم لڑکے کو ایسی بھیانک موت کا شکار نہیں ہونے دے گی چاہے وہ خود کسی طلسم میں کیوں نہ پھنس جائے۔

ماریا نے دیکھا کہ حبشی غلاموں کے پیچھے کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا۔ کونے والے دروازے میں صرف ایک حبشی نیزہ لئے پہرہ دے رہا تھا۔ اس پر بھی لڑکے کی چیخ و پکار کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ تو اس قسم کا ظلم دیکھتا ہی رہتا تھا۔ کھولتی ہوئی بھٹی ابھی چند قدم کے فاصلے پر تھی کہ ماریا نے حملہ کر دیا۔ ماریا کا یہ حملہ اچانک اور خطرناک تھا اس نے ایک حبشی غلام کی گردن پر سیدھے ہاتھ کو اتنی شدت کے ساتھ مارا کہ وہ قلابازی کھا کر پیچھے کو جا گرا۔ دوسرا حبشی حیرانی سے تکنے لگا کہ اسے کیا ہو گیا ہے مگر اس نے لڑکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو نہ چھوڑا اور اپنے ساتھی کو آواز دی لیکن اس کا ساتھی حبشی ماریا کی چوٹ کھا کر ہوش میں کیسے رہ سکتا تھا۔

اب ماریا نے دوسرے حبشی کے سر پر ایسا ہاتھ مارا کہ وہ وہیں لڑکھڑا کر گر پڑا اور بے ہوش ہوگیا۔ ماریا کو معلوم تھا کہ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ لڑکا گھبرا کر پیچھے کو بھاگے گا اور پہرے پر کھڑا حبشی اس پر نیزے سے حملہ کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لڑکے نے اپنے آپ کو آزاد پایا تو فوراً پیچھے کو دوڑا۔ پہرے دار حبشی نیزہ اٹھا کر اس کے پیچھے بھاگا۔

ماریا نے اس حبشی کو راستے میں ہی پکڑ لیا۔ اس کے ہاتھ سے نیزہ چھین کر اس کی گردن پر دونوں جانب سے اپنے دونوں ہاتھ زور سے مارے۔ یہ حبشی بھی بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑا۔ اب ماریا لڑکے کی طرف دوڑی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ آگے جا کر پکڑا جائے گا۔

ماریا نے سرنگ میں دوڑتے ہوئے لڑکے کو راستے میں ہی جا لیا اور اس کے بازو کو پکڑ لیا۔ لڑکا خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگا۔ کیونکہ اسے وہ انسان نظر نہیں آ رہا تھا جس نے اس کو بازو سے پکڑ رکھا تھا۔ ماریا کے

پاس زیادہ وقت نہیں تھا اس نے جلدی سے کہا

خبردار! آگے مت جانا۔ میں تمہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں گی۔ تم میرے ساتھ رہو نہیں تو یہ لوگ تمہیں دوبارہ پکڑ کر کھولتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیں گے۔

لڑکا سکتے میں آگیا۔ وہ جس عورت کی آواز سن رہا تھا وہ اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ مگر وہ موت کے منہ سے نکلنا چاہتا تھا اس نے کہا

تم کون ہو؟ کیا تم بھوت ہو؟

ماریا نے کہا

میں جو کچھ بھی ہوں تم اس وقت یہ مت پوچھو۔ اتنا ہی کافی ہے کہ میں تمہاری دوست ہوں اور تمہیں موت کے اس جہنم سے نکالنے آئی ہوں۔ مگر میرا ایک دوسرا دوست سرنگ کی ایک کوٹھڑی میں بند ہے۔ میرے ساتھ آؤ مجھے اسے بھی نکالنا ہے۔

ماریا کو ابھی تک شک تھا کہ یہ لڑکا گھبراہٹ میں کہیں ادھر ادھر بھاگے گا اور سرنگ کے آخری سرے پر جا کر پھر پکڑا جائے گا۔ چنانچہ وہ اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بازو سے پکڑ کر کھینچتی ہوئی سرنگ میں پیچھے کی طرف لے گئی۔ اس نے لڑکے کو تھیوسانگ کی کوٹھڑی کے سامنے ایک طرف رکنے کو کہا اور خود کوٹھڑی کے تالے کو ایک ایسی ضرب لگائی کہ تالا ٹوٹ کر دور جا گرا۔ پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔

اندر سے تھیوسانگ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور بولا۔

ماریا! یہ تم ہو؟

ہاں تھیوسانگ۔ سرنگ خالی ہے جلدی سے میرے ساتھ آؤ۔

تھیوسانگ اٹھ کر باہر آگیا۔ باہر لڑکا سہما کھڑا تھا۔

یہ کون ہے ماریا؟ تھیوسانگ نے پوچھا

ماریا نے کہا۔

اسے بھٹی میں ڈالنے کے لئے لایا گیا تھا۔ میں نے اسے بچا لیا ہے۔ جلدی سے سرنگ میں شمال کی طرف آجاؤ۔

تھیوسانگ نے اس طلسم کا خطرہ ظاہر کیا جس نے اسے اہرام میں اندر پھینک دیا تھا۔

ماریا بولی۔

وہ ایک طلسمی تعویذ ہے جو بھٹی کی دوسری طرف دیوار کے ساتھ لٹکا ہے۔ اس کا دائرہ وہیں بھٹی کے پاس ہے۔ تم اس جانب سے لڑکے کو ساتھ لے کر آجاؤ۔

تھیوسانگ نے لڑکے کو ساتھ لیا اور سرنگ میں تیز تیز چلنے لگا۔ ماریا ان کے آگے آگے جا رہی تھی۔ وہ کھولتی بھٹی کے قریب سے گزر گئے۔ تھیوسانگ نے دیکھا کہ دیوار کے ساتھ ایک سرخ رنگ کا تعویذ لٹک رہا تھا۔ سرنگ آگے بالکل خالی تھی۔ ماریا کی آواز آئی۔

تھیوسانگ! اس لڑکے کو لے کر تیزی سے چلے آؤ۔ یہ سرنگ گولاش کی [illegible] کے باغیچے میں جا کر کھلتی ہے۔

تھیوسانگ بولا۔

یہ گولاش کونسا ہے۔

ماریا کی آواز آئی۔

یہ سب بعد میں بتاؤں گی۔ تم بھاگے چلے آؤ۔ یہ سرنگ زمین کے اندر ہی اندر کافی دور تک چلی گئی ہے۔

تھیوسانگ لڑکے کا بازو پکڑے تیز تیز چلنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑکے نے بھی جب دیکھا کہ اس کی جان خطرے میں ہے اور وہ موت کے منہ سے نکل آیا ہے تو وہ بھی تھیوسانگ کے ساتھ جلدی جلدی چلنے لگا۔ دیر تک زمین کے نیچے چلتے رہنے کے بعد جب یہ لوگ گولاش کی حویلی کے قریب پہنچے تو سامنے سے ایک حبشی آتا نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسّا تھا۔ ماریا نے چلا کر کہا

اس رسے کو پھینک کر یہیں کھڑے رہو

حبشی نے ایک غیبی عورت کی آواز سنی تو ہکا بکا ہو کر وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ ماریا نے رسہ اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور تھیوسانگ سے کہا

اسے اسی جگہ باندھ کر ڈال دو تھیوسانگ۔

تھیوسانگ نے حبشی کو وہیں رسے میں جکڑ کر پھینک دیا۔ حبشی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ماریا زیتون کے درخت کے نیچے سے نکل آئی۔ اس کے پیچھے پیچھے تھیوسانگ اور لڑکا باہر نکلنے لگے تو ماریا نے انہیں روک دیا اور دھیمی آواز میں کہا

تم دونوں اسی جگہ ٹھہرو۔ میں دیکھتی ہوں باہر کوئی آدمی تو نہیں ہے۔

حویلی کا باغیچہ بالکل خالی تھا۔ گولاش شاید اپنی حویلی کے تہہ خانے میں تھا۔ ماریا نے تھیوسانگ سے کہا

تھیوسانگ اس لڑکے کو لے کر تم شہر کی فصیل کے پاس والی بارہ دری میں چھوڑ آؤ۔ وہاں عنبر ناگ موجود ہے۔ میں اسی جگہ تمہارا انتظار کروں گی۔ جلدی واپس آجانا۔ مجھے تمہاری ضرورت پڑے گی۔

تھیوسانگ نے لڑکے کو ساتھ لیا اور باغیچے کی دیوار کود کر دوسری طرف صحرا میں نکل گیا اور لڑکے کو لے کر شہر کی فصیل کی دیوار کی طرف روانہ ہو گیا۔ ماریا باغیچے میں ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی۔ دن نکل چکا تھا اور چاروں طرف سورج کی روشنی پھیلی تھی۔ ماریا نے سوچا کہ اندر چل کر دیکھنا چاہیئے کہ گولاش کہیں کسی دوسرے بچے کو تو ہلاک کرنے کی تیاری نہیں کر رہا۔ حالانکہ ابھی تک کوئی بچہ وہاں نہیں لایا گیا تھا۔ ماریا تیزی سے اچھل کر حویلی کے اندر آگئی۔ اس نے دیکھا کہ گولاش چھوٹے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ اتنے میں ایک حبشی غلام دوڑتا ہوا آیا۔ گولاش نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

کم بختو ابھی تک تم نے لڑکے کا مجسمہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیوں نہیں بتایا؟ میں نے حکم دیا تھا کہ اسے زمرد کے بت میں ڈھال کر مجھے اطلاع دی جائے کہاں ہے وہ؟

حبشی غلام گھبرایا ہوا تھا۔ اس کے منہ سے بات نہیں نکل رہی تھی۔ گولاش نے غصے سے کہا

کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ تم بولتے کیوں نہیں ہو؟

اب حبشی غلام نے اسے بتایا کہ سرنگ کے اہرام میں سے ایک قیدی جو کوٹھڑی میں بند تھا اور وہ لڑکا جسے بت بنانے کے لئے لے جایا گیا تھا۔ دونوں فرار ہو گئے ہیں۔

گولاش پر جیسے بجلی گر پڑی وہ اسے ۰۰تکتا رہ گیا۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟

غلام ہاتھ باندھ کر بولا۔

سچ عرض کر رہا ہوں مالک۔ دونوں قیدی غائب ہیں۔

پہرے دار اور غلام کہاں مر گئے ہیں

گولاش نے چلا کر پوچھا۔

غلام بولا۔

حضور! ایک غلام یہاں نزدیک ہی سرنگ میں رسی سے بندھا پڑا ہے۔ باقی تینوں غلام مر چکے ہیں۔ ان کی لاشیں سرنگ میں اہرام کے اندر پڑی ہوئی ہیں

گولاش کے پاؤں تلے سے جیسے زمین نکل گئی۔ وہ غضبناک ہو کر ان سیڑھیوں کی طرف بڑھا جو نیچے سرنگ میں جاتی تھی۔ ماریا اسے جاتا دیکھتی رہی۔ جب وہ چلا گیا تو ماریا وہاں سے کنیز کے کمرے میں آگئی۔ کنیز وہاں پر نہیں تھی وہ حویلی کے پچھلے کمرے میں آئی تو دیکھا کہ کنیز کپڑے تہہ کر رہی تھی۔ ماریا نے جاتے ہی کہا۔

میں کامیاب لوٹی ہوں میری سہیلی۔ میں نے اس لڑکے کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے جس کو رات اغواء کر کے لایا گیا تھا اور جسے ابھی تھوڑی دیر پہلے کھولتے زمرد کی بھٹی میں ڈالنے کے لئے لے جایا گیا تھا۔

کنیز نے ماریا کی آواز سنی تو چونک کر چاروں طرف دیکھا کہ وہاں کوئی موجود تو نہیں ہے۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ کنیز نے ماریا کو آہستہ سے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا بہن! تم نے ایک بے گناہ لڑکے کی جان بچا کر بہت بڑی نیکی کی ہے مگر ابھی ایک آدمی نے آکر ظالم گولاش کو خبر دی ہے کہ آج رات وہی دونوں ڈاکو ایک گھنگھریالے بالوں والے بچے کو کسی جگہ سے اغوا کر کے لا رہے ہیں۔

ماریا بولی۔

فکر مت کرو۔ میں آج رات اس سنگ دل آدمی گولاش سے نمٹ لوں گی ابھی تو وہ اہرام کی طرف گیا ہے۔ میں اس جگہ ٹھہروں گی۔ تمہارے خیال میں ڈاکو گھنگھریالے بالوں والے ننھے بچے کو لے کر حویلی میں کب پہنچ رہے ہیں۔

کنیز بولی۔

آج رات کسی وقت آ جائیں گے۔ اچھا خدا کے لئے اب تم چلی جاؤ اور مجھ سے باتیں مت کرو۔ نہیں تو ہمارا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔

ماریا وہاں سے ہٹنے لگی تو اس نے کہا

میں نے اپنے بھائی تھیوسانگ کو بھی وہاں سے نکال لیا ہے۔ اب وہ دونوں یہاں سے دور ایک محفوظ جگہ پہ ہیں۔ ویسے میرا ساتھی تھیوسانگ

ابھی واپس آ جائے گا۔

کنیز نے کہا

تم نے اسے خواہ مخواہ کیوں بلا لیا؟ یہاں اس کی جان کو خطرہ ہو گا۔

ماریا نے کہا

اس کا آنا ضروری تھا۔ اب میں جاتی ہوں۔ ابھی میں اس حویلی کی چار دیواری میں ہی ہوں۔

ماریا یہ کہہ کر حویلی کے باغیچے میں آ گئی۔ تھیوسانگ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد وہ فضا میں بلند ہو کر شہر کی طرف اڑنے لگی۔ اسے دور سے تھیوسانگ آتا دکھائی دیا۔ ماریا اس کے قریب آ کر بولی

تم نے دیر کر دی۔ عنبر ناگ تو تمہیں دیکھ کر خوش ہوئے ہوں گے۔

ہاں۔ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں کھولتے لاوے کے جہنم سے زندہ واپس لوٹ آیا ہوں۔

ماریا نے کہا

میرے ساتھ حویلی میں آؤ۔ گولاش کو تمہارے فرار کا علم ہو چکا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ نے کہا

"پھر تم مجھے اس طرف کیوں لے جا رہی ہو؟"

ماریا بولی۔

اس لئے کہ تمہیں گولاش کو اپنی انگلی سے چھو کر اسے چھوٹے سائز کا بنانا ہوگا۔ اس کے بعد تم بےشک واپس چلے جانا!

ماریا تھیوسانگ کو لے کر حویلی کی پچھلی دیوار کی طرف آ گئی۔ تھیوسانگ نے دیوار پھاندی اور باغیچے میں ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ ماریا کہنے لگی۔

میں حویلی میں جا کر گولاش کو دیکھتی ہوں۔ وہ آگیا ہوگا۔ پتہ کرتی ہوں کہ اس پر تیرے فرار کا کیا اثر ہوا ہے۔ تم اسی جگہ جھاڑیوں کے پیچھے خاموش ہو کر بیٹھے رہو۔

ماریا نے تھیوسانگ کو جھاڑیوں میں چھوڑا اور خود حویلی کے اندر چلی گئی۔ اب اس پر یہ بھید کھلا کہ حویلی اندر سے ایک اور خفیہ ایمرجنسی راستہ بھی اہرام کی طرف جاتا تھا۔ گولاش اس میں سے واپس آگیا۔ وہ سخت غصے کی حالت میں تھا اور بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ حویلی کے چاروں غلام دیوار کے ساتھ سہمے ہوئے کھڑے تھے۔ کنیز بھی وہاں

موجود تھی اور گولاش چلا رہا تھا۔

"کس نے میرے خلاف سازش کی ہے۔ میں تم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں تم سب کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔

پھر اس نے جیب سے خنجر نکال لیا اور سب سے پہلے کنیز کی طرف بڑھا۔

بولو۔ کیا تم نے میرے خلاف سازش کی تھی؟ کیا تم نے کسی کو میرے اہرام کا راز بتا دیا تھا؟ بولو نہیں تو میں یہ خنجر تمہاری گردن میں گھونپ دوں گا۔

کنیز کا رنگ فق ہو گیا تھا۔ وہ کانپ رہی تھی۔ گولاش نے جب خنجر کی نوک اس کی گردن پر رکھ دی تو وہ بول پڑی

آقا! مجھے معاف کر دینا۔ اس حویلی میں ایک بھوت رہتا ہے۔ عورت کا بھوت۔ اس نے مجھ سے زبردستی پوچھ لیا تھا اور میں نے اسے اہرام کا راز بتا دیا۔"

گولاش نے اتنے زور سے کنیز کو ٹھڈا مارا کہ وہ بلبلاتی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی۔ ماریا کو سخت غصہ آگیا۔ اس بدبخت کے ظلم کا دور اب ختم کر دینا چاہیے۔ ماریا نے سوچا۔ اتنی دیر میں گولاش خنجر والا ہاتھ اوپر اٹھا چکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ چاہتا تھا کہ ایک ہی وار میں کنیز کو کام تمام کر دے کہ اس نے چیخ کر کہا۔

ماریا بہن۔ مجھے بچاؤ۔

ماریا تو وہیں موجود تھی۔ اس نے پیچھے سے گولاش کا ہاتھ جھٹک دیا۔ خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ گولاش نے گھبرا کر پیچھے دیکھا۔

کون ہو تم؟

ماریا نے کہا۔

میں تمہاری موت ہوں مگر ابھی تمہیں نہیں مارا جائے گا۔

گولاش بوکھلا کر ایک طرف کو دوڑا مگر ماریا اسے جلد کب چھوڑنے والی تھی وہ بھی پیچھے لپکی اور گولاش کو دروازے میں ہی دبوچ لیا۔ ایک بات کی اسے تسلی ہو گئی تھی کہ طلسم صرف تعویذ میں ہی تھا۔ گولاش کے پاس کوئی بھی جادو ٹونہ نہیں ہے۔ وہ گولاش کو ابھی مارنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ گولاش کے گھناؤنے جرم کے مطابق اسے سزا دینا چاہتی تھی۔

گولاش حیران پریشان تھا کہ یہ اسے کس غیبی چیز نے اپنی مضبوط گرفت میں لے رکھا ہے۔

غلام ڈر کر وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ اب صرف کنیز ہی وہاں کھڑی تھی۔ ماریا نے گولاش کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور پھر دھکا دے کر سامنے والی دیوار پر دے مارا۔ ماریا نے زیادہ زور سے دھکا نہیں دیا تھا۔ پھر بھی گولاش کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ ماریا نے غضبناک آواز میں کہا۔

تم اتنے بھیانک اور سنگدل جلاد ہو کر میں تمہیں اتنی آسانی سے موت کے حوالے نہیں کروں گی۔

یہ کہہ کر ماریا نے گولاش کی گردن کی ایک رگ اپنے ہاتھ سے اتنے زور سے دبائی کہ اس کی چیخ نکل گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ ماریا نے کھڑکی میں سے باہر جھانک کر تھیوسانگ کو آواز دی۔ وہ بھاگ کر اندر آ گیا۔ اس نے گولاش کو بے ہوش پڑے دیکھا تو ماریا سے اس کے بارے میں پوچھا۔ ماریا نے اسے سب کچھ بتا دیا اور کہا

تھیوسانگ اسے جلدی سے اپنی چھوٹی انگلی کے برابر بنا دو۔

تھیوسانگ نے جلدی سے گولاش کی پسلی سے اپنی انگلی چھوائی۔ گولاش ایک سیکنڈ میں اس کی انگلی کے برابر چھوٹا ہو گیا۔ کنیز نے یہ دیکھا تو دہشت کے مارے وہیں بیٹھ گئی۔ ماریا نے اسے حوصلہ دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم کیوں گھبرا رہی ہو۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے یہ سزا صرف ظالم کے لئے ہے۔ یہ کئی معصوم بچوں کا قاتل ہے۔ اس کو ہم اتنی آسانی سے نہیں چھوڑیں گے۔ فوراً ایک تھیلی کہیں سے لاؤ۔

کنیز کو کچھ حوصلہ ہوا۔ وہ بھاگ کر چمڑے کی تھیلی لے آئی تھیوسانگ نے تھیلی میں چھوٹے چھوٹے چار پانچ سوراخ کئے پھر تنکے سے گولاش کو اٹھا کر چوہے کی طرح تھیلی میں ڈال اور تھیلی کا منہ رسی سے بند کر دیا۔ ماریا بولی۔

اسے کونے والے صندوق میں رکھ کر صندوق کو تالا لگا دو۔

تھیوسانگ نے ایسا ہی کیا۔ پھر کنیز کی طرف دیکھ کر بولا۔ ماریا نے کہا

تین چار گھر کے نوکر ہیں۔ جو ڈر کے مارے بھاگ گئے ہیں۔ فکر نہ کرو۔ وہ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔

ماریا نے کنیز سے کہا کہ چلو تمہارے کمرے میں چلتے ہیں۔ اور سب کنیز کے کمرے میں آ گئے۔ یہاں ماریا نے کنیز کو سمجھایا کہ وہ گھر کے نوکروں کے پاس جائے اور انہیں سمجھائے کہ حویلی پر جنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ گولاش کا طلسم

ٹوٹ چکا ہے اور انہیں تھیوسانگ اور ماریا کا حکم ماننا ہوگا نہیں تو انہیں بھی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ کنیز نے بہت اچھا کہا اور کمرے سے نکل گئی۔ ماریا نے تھیوسانگ سے کہا۔

رات والے دونوں ڈاکو آج رات ایک اور بچے کو اغوا کر کے لا رہے ہیں اب ہمیں ان کا انتظار کرنا ہوگا تاکہ ان بردہ فروش ڈاکوؤں کا کانٹا بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے اور وہ دوبارہ ایسا گناہ نہ کر سکیں۔

تھیوسانگ بولا۔

ہمیں عنبر اور ناگ کو بھی اسی جگہ لے آنا چاہیے کیا خیال ہے تمہارا؟

ماریا کو یہ تجویز پسند آئی اور اس نے کہا

تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں خود عنبر ناگ کو جا کر لے آتی ہوں۔

اور پھر ماریا حویلی سے نکل کر عنبر ناگ کی طرف چل پڑی۔ عنبر اور ناگ بارہ دری کے پاس ہی جھاڑیوں کے پاس گھاس پر بیٹھے تھے۔ ماریا کی خوشبو پا کر عنبر بولا۔

خدا کا شکر ہے تم آ گئی ہو۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے دیکھا کہ جس لڑکے کو اس نے موت کے منہ سے بچایا وہ وہاں پر نہیں تھا۔ ناگ نے بتایا کہ وہ یہ کہہ کر چلا گیا ہے کہ وہ اپنے گھر خود ہی جا سکتا ہے

ماریا نے کہا

چلو ٹھیک ہے اب اسے کوئی خطرہ بھی نہیں ہے

چند لفظوں میں ماریا نے ساری واردات سنا دی۔ ناگ بولا۔

اس ہرام کے بارے میں مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ اس کے اندر اتنا گھناؤنا ظلم ہوتا ہے۔

ماریا نے وہیں کہا کہ وہ اس کے ساتھ گولاش کی حویلی میں چلیں کیونکہ وہ بردہ فروش جو بچے اغوا کرتے تھے۔ وہیں رات کو آئیں گے۔ عنبر اور ناگ راضی ہو گئے اور ماریا کی خوشبو کے ساتھ ساتھ گولاش کی حویلی کی جانب چل دیئے۔ عنبر نے اپنے سر پہ کپڑا لپیٹ لیا تھا تا کہ کوئی اسے پہچان نہ لے کیونکہ وہ مندر کے منحوس دیوتا طوخ کا دشمن تھا۔ جو فرار ہو گیا تھا۔ عنبر نے ابھی اس بت کو بھی پاش پاش کرنا تھا

زمرّد کے مُردہ بچّے

عنبر اور ناگ بھی حویلی میں پہنچ گئے۔

ماریا نے ان کا بھی کنیز سے تعارف کروایا اور کہا یہ میرے بھائی ہیں۔ کنیز نے نوکروں پر اتنی دہشت بٹھا دی تھی کہ وہ اس کمرے کی طرف آتے تھر تھر کانپتے تھے۔ کنیز کا خوف دور ہو چکا تھا۔ ماریا نے خفیہ راستے عنبر اور ناگ کو تہہ خانے میں لیجا کر گھنگھریالے بالوں والے معصوم بچوں کے زمرد بت دکھائے تو عنبر اور ناگ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

خدایا! کیا انسان معصوم بچوں پر اتنا ظلم بھی کر سکتا ہے

عنبر بولا۔

یہ تو بالکل زندہ لگتے ہیں مگر زمرد کے بن چکے ہیں۔

ناگ نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا یہ کسی طرح زندہ نہیں ہو سکتے ؟

مقیوسانگ کہنے لگا ۔

انہیں کھولتے ہوئے نمرود کے لاوے میں ڈال کر نکالا گیا ہے یہ اب کیسے زندہ ہوں گے ۔

ماریا بولی ۔

خدا اگر چاہے تو مردہ میں بھی جان ڈال دے ۔ یہ بعد میں سوچیں گے آؤ تمہیں ان بچوں کا جلاد دکھاتی ہوں ۔

مقیوسانگ نے دوسرے کمرے میں جاکر صندوق کا تالا کھولا ۔ اس میں سے چمڑے کی تھیلی نکال کر چوہے جتنے بڑے بے ہوش گوالش کو نکال کر فرش پر رکھ دیا ۔ اس کے ماتھے پر ابھی تک خون کا چھوٹا سا دھبا لگا تھا ۔ عنبر بولا ۔

یہ وہ ظالم شخص ہے ۔

ہاں ۔ ماریا نے کہا

اس نے نہ جانے کتنے بچے نمرود کے بت بناکر ملک بابل اور شام میں فروخت کر دیئے ہیں ابھی تو تہہ خانے میں صرف تین چار بچوں کے بت ہی مل سکے ہیں ۔

ناگ نے کہا

اس شخص سے ہوش میں آنے پر پوری طرح سے پوچھ گچھ کریں گے اور اسے وہ سزا دیں گے جو سزا اسے ملنی چاہیئے ۔

کنیز ان کے لئے بڑا عمدہ کھانا تیار کر چکی تھی ۔ نوکروں نے دسترخوان بچھاکر کھانا لگا دیا ۔ نوکر عنبر ناگ اور مقیوسانگ کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ لیتے تھے ۔ کنیز بے چاری کو کیا معلوم تھا کہ ان لوگوں کو بھوک نہیں لگا کرتی ۔ مگر عنبر، ناگ، ماریا اور مقیوسانگ نے اس کا دل رکھنے کے لئے مزے مزے کر کے کھانا کھایا ۔ کھانے پر وہ سب کیٹی کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ۔ ناگ کو افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے فرعونی سانپ کے منکے کو کیٹی کے کمرے میں کیوں رکھا ۔ نہ وہ اسے وہاں رکھتا اور نہ کیٹی اس پیالے میں پانی ڈال کر پیتی ۔

اصل میں مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں تھا ۔ کہ فرعونی سانپ کے منکے سے گرمی کی لہریں خارج ہوں گی جس سے کیٹی کو پیاس لگے گی ۔

ماریا نے کہا

جس اہرام میں تمہارے خیال میں نیک دل راہب ہوگا وہ ہمیں کیٹی کے بارے میں کچھ بتائے گا ۔ وہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو یہ جلاد گولاش نکل آیا۔

عنبر کہنے لگا۔

اس سے نمٹ لیں اور اس برائی کا مکمل طور پر خاتمہ کر لیں پھر کیٹی کی تلاش میں نکلیں گے اور انشاءاللہ اسے ضرور ڈھونڈھ نکالیں گے۔ ابھی تو مجھے ملوخ کے جھوٹے بت کو بھی توڑنا ہے۔

ناگ نے کہا

یہ کام بہت ضروری ہے تاکہ اس ملک سے بت پرستی کی لعنت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

وہ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد ماریا ان سب کو خفیہ سرنگ کے راستے اہرام کے اندر لے گئی اور وہ بھٹی دکھائی جس میں پگھلا ہوا زمرد کھول رہا تھا۔ تھیوسانگ نے دیوار پر لگے ہوئے تعویذ کی طرف اشارہ کرکے کہا

یہ وہ تعویذ ہے جس کے طلسم نے مجھے اندر کھینچ لیا تھا۔

ناگ نے تعویذ کی طرف گھور کر دیکھا اور کہا

میرا خیال ہے طلسم کا حصار اس کے قریب ہی ہے۔

ماریا بولی۔

تمہارا خیال درست ہے ناگ کیونکہ طلسم کی لہریں مجھے یہاں محسوس نہیں ہو رہیں۔

تھیوسانگ کھولتی بھٹی کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

اصل میں اس جگہ زمرد کے قدرتی پتھر موجود ہیں اور یہ لاوا یہاں صدیوں سے کھول رہا ہے چونکہ اس کے اندر سارے پتھر زمرد کے ہیں اس لئے لاوا زمرد کا بن گیا ہے۔ یہاں سے شیطان گولاش کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ زندہ انسانوں کو اس میں ڈال کر باہر نکالے اور انہیں زمرد کے بت بنا کر دوسرے ملکوں میں فروخت کرے کیونکہ زمرد کے لاوے کا یہ خاصا ہوتا ہے کہ وہ آگ سے نکلتے ہی جم کر زمرد بن جاتا ہے۔

ناگ بولا۔

جو کچھ بھی ہے اس بدبخت گولاش نے بڑے ظلم کا کام کیا ہے۔ خدا کرے کہ جو بچے بت بنے ہوئے ہیں وہ کسی طرح زندہ ہو جائیں۔

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہاں زلزلہ سا آگیا اہرام کی دیواریں ہلنے لگیں۔ دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تعویذ بھی ہلنے لگا۔ عنبر نے کہا

یہ بھونچال ہے۔ یہاں سے نکل چلو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ مہرنگ میں واپس چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد بھونچال رک گیا۔ حویلی میں جاکر عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ گولاشش کے اس کمرے میں بیٹھ گئے جہاں وہ ڈاکوؤں اور بچے اغواء کرنے والوں سے گفتگو کیا کرتا تھا اور انہیں بچوں کے عوض سونے کے سکے دیتا تھا۔

ماریا نے کنیز کو بتا دیا تھا کہ وہ جاکر آرام کرے رات گزرتی چلی گئی۔ جب گہرا اندھیرا اور خاموشی چھا گئی تو باہر گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ یہ آوازیں دو گھوڑوں کی تھیں اور حویلی کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔ ماریا نے تھیوسانگ سے کہا۔

تھیوسانگ! تم اپنا پارٹ ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ناگ اور عنبر بھیا! تم لوگ دوسرے کمرے میں چلے جاؤ۔ میں تھیوسانگ کے ساتھ اسی کمرے میں رہوں گی۔

عنبر نے کہا

اگر ضرورت پڑی تو ہمیں آواز دے دینا۔

اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ ماریا نے ہنس کر کہا۔

عنبر اور ناگ ساتھ والے کمرے میں چلے گئے۔ تھیوسانگ پہلے ہی سے گولاشش کا ایک لمبا قیمتی جبہ پہنے بیٹھا تھا۔ ماریا نے کمرے کا دروازہ کھول رکھا تھا اور کونے میں کھڑی ہو گئی تھی۔ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز حویلی کی چاردیواری کے پاس آکر رک گئی۔ ماریا نے کھڑکی میں سے جھانک کر اندھیرے میں دیکھا اور کہا

تھیوسانگ! وہی دو ڈاکو ہیں۔ مگر ان کے پاس کوئی اغوا کیا ہوا بچہ نہیں ہے۔

تھیوسانگ بولا۔

یہ اچھی بات ہے کہ یہ اس دفعہ کسی بچے کو اغوا نہیں کر سکے۔ انہیں اندر آنے دو۔

احاطے کا دروازہ کھلا تھا۔ دونوں ڈاکو گھوڑے باہر درخت کے ساتھ باندھ کر اندر باغیچے میں آگئے۔ ماریا نے نیچے کنیز کو کھڑا کر دیا تھا اور اسے ساری بات سمجھا دی تھی۔ ڈاکو کنیز کو پہچانتے تھے انہوں نے دروازے پر دستک دی تو کنیز نے دروازہ کھولا۔

ڈاکوؤں نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ایک بولا

تمہارا آقا اوپر ہی ہے کیا؟

کنیز نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جی ہاں مالک اوپر تمہارا انتظار کر رہا ہے ۔

ڈاکو خوشی خوشی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والے کمرے میں آ گئے وہاں تھیوسانگ گولاش کا جبہ پہنے اس کی پگڑی سر پر رکھے دیوار کی طرف منہ کئے کھڑا تھا ۔ اس کی پیٹھ ڈاکوؤں کی طرف تھی ۔ کمرے میں دھیمی شمع روشن کی گئی تھی ۔ ڈاکوؤں نے آتے ہی کہا ۔

گولاش ہمیں افسوس ہے آج ہم بچے کو اغوا نہیں کر سکے ۔ ہم یہ بتانے آئے ہیں کہ ہم نے اس دفعہ دو گھنگھریالے بالوں والے بچے چن لئے ہیں ۔ اسے پرسوں جاتے ہی اغوا کر لیں گے ۔ تھیوسانگ ابھی تک ان کی طرف پیٹھ کئے کھڑا تھا بولا ۔

بیٹھ جاؤ ۔

ڈاکوؤں کو گولاش کی آواز کچھ بدلی بدلی سی لگی ۔ ایک ڈاکو نے کہا

آقا ! آپ کا گلہ خراب ہے کیا ؟

اب تھیوسانگ نے اپنا چہرہ ان کی طرف کر دیا اور شمع کی لو اونچی کر دی ۔ کمرہ روشن ہو گیا ۔ اس روشنی میں جب دونوں ڈاکوؤں نے گولاش کے بھیس میں ایک اجنبی کو دیکھا تو جھٹ سے خنجر نکال لئے اور ایک ڈاکو غرا کر بولا ۔

کون ہو تم بدبخت ! ہمارا آقا گولاش کہاں ہے ؟ جلدی بولو نہیں تو تمہارے جسم کے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں گے ۔

تھیوسانگ نے دونوں بازو اوپر اٹھا لئے اور مسکرا کر بولا ۔

میں گولاش کا بھائی ہوں ملک بابل میں اس کا ہی کاروبار کرتا ہوں ۔ گولاش بھی آ جائے گا ۔

ڈاکو ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے ۔ لگتا تھا کہ انہیں یقین نہیں آ رہا ۔ ایک ڈاکو جو سب سے زیادہ خونخوار تھا آگے بڑھا اور تھیوسانگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اس کی گردن پر خنجر کی نوک لگا دی اور دانت پیس کر بولا ۔

تم جھوٹ کہہ رہے ہو ۔ ہمیں معلوم ہے کہ گولاش کا کوئی بھائی نہیں ہے ۔ جلدی بتاؤ تم کون ہو ۔

دوسرا ڈاکو بولا ۔

شامیر ! اس کا منہ کیا تک رہے ہو ۔ ختم کر دو اسے یہ کوئی دھوکے باز ہے ۔ ہمارا راز فاش ہو رہا ہے ۔

اور یہ سنتے ہی دوسرے ڈاکو نے تھیوسانگ کی گردن میں پوری طاقت سے خنجر گھونپنا چاہا ہی تھا کہ تھیوسانگ نے اپنی انگلی اس کے پیٹ کے ساتھ لگا دی ۔ آنکھ جھپکتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں ڈاکو چھوٹا ہوتا ہوتا اتنا چھوٹا ہو گیا کہ وہ تو جس قدر حیران ہوا سو ہوا مگر دوسرے ڈاکو کی آنکھیں ایسی کھلیں کہ لگتا تھا ابھی ڈیلے باہر آجائیں گے۔ مینڈک جتنا چھوٹا ڈاکو بوکھلاہٹ میں پھدک کر کبھی ادھر جاتا۔ اسے ماریا نے اچک لیا۔ ماریا کے ہاتھ میں جاتے ہی وہ غائب ہو گیا۔

اب تو دوسرا ڈاکو خوف سے کپکپانے لگا۔ تھیوسانگ نے اس کو گردن سے دبوچ کر اپنی طرف کھینچا تو خنجر اپنے آپ اس کے ہاتھ سے نیچے گر پڑا۔۔۔۔

تھیوسانگ نے کہا

ایک چھوٹا سا چوہا ہمارے پاس اور بھی ہے۔ کیا تم دیکھو گے۔

یہ کہہ کر تھیوسانگ اسے گھسیٹ کر صندوق کے پاس لے گیا اسے کھول کر تھیلے میں سے چوہے جتنے گوماش کو نکال کر اس کے سامنے ڈال دیا۔ گوماش کو ہوش آچکا تھا۔ وہ باریک سی آواز میں پھدک پھدک کر چلا رہا تھا۔

مجھے کیا ہو گیا ہے! مجھے بڑا کر دو۔

اب تو دوسرے ڈاکو کے بالکل ہی حواس جواب دے گئے اور وہ قالین پر بیٹھ گیا اور تھیوسانگ کے آگے سجدہ کر دیا۔ تھیوسانگ نے اس کی گردن اوپر جھٹک دی۔

ماریا نے کہا

خبردار جو سوائے خدا کے کسی کے آگے سجدہ کیا۔

ڈاکو کے لئے یہ ایک اور حیران کن بات تھی کہ یہ عورت کی آواز کہاں سے آئی ہے۔

تھیوسانگ بولا۔

یہ ہماری دوست ماریا ہے۔ ہمارے دو اور دوست عنبر اور ناگ بھی آرہے ہیں۔

ماریا نے عنبر ناگ کو آواز دی۔ عنبر کمرے میں اس طرح داخل ہوا کہ ناگ سانپ کی شکل میں اس کے کاندھے پر پھن اٹھائے بیٹھا تھا۔ ڈاکو چکرا گیا۔ اس کی گھگھی بندھ گئی۔

یہ میں کہاں آگیا ہوں مجھے معاف کر دو۔ مجھے چھوڑ دو۔

ناگ نے ایک پھنکار ماری اور انسان کی شکل اختیار کر لی۔ چھوٹا گوماش۔ چھوٹا ڈاکو اور بڑا ڈاکو بھی یہ کرشمہ دیکھ کر ہکے بکے ہو کر رہ گئے۔ تھیوسانگ نے بڑے ڈاکو کی طرف دیکھ کر کہا

سچ سچ بتاؤ کہ تمہارے ساتھ اور کون کون لوگ بچوں کو اغوا کرتے ہیں؟

ڈاکو ہاتھ باندھ کر بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں دیوتا ملوخ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم دونوں کے
سوا اور کوئی شخص یہ منحوس کام نہیں کرتا تھا۔

تھیوسانگ نے عنبر اور ناگ کی طرف دیکھا پھر ماریا سے پوچھا

ماریا کیا خیال ہے تمہارا؟ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔

ماریا نے کہا

اسے چھوڑ دو۔ گولاش کو اپنی ہتھیلی پہ اٹھاؤ ہم
اس سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔

تھیوسانگ نے چوہے جتنے گولاش کو اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا
اور کہا۔

ظالم جلاد! تمہاری نجات اب اس میں ہے کہ
ہمیں بتاؤ کہ تم نے اب تک کتنے بچوں کو زمرد
کے بت بنا کر بیچا ہے اور وہ کہاں کہاں ہیں؟

گولاش باریک آواز میں بولا۔

اے دیوتا! میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اس
وقت پانچ بچوں کے بت تہہ خانے میں ہیں اور بارہ
بچوں کے بت میں نے ملک بابل کے سوداگر کندل
کے ہاتھوں فروخت کئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ
میں نے کسی بچے کو بت نہیں بنایا۔

ماریا نے ناگ سے پوچھا۔

ناگ! کیا اس کی بات کا اعتبار کر لوگے تم؟

ناگ نے کہا

اعتبار کرنا ہی پڑے گا۔ مگر اس سے یہ پوچھ
کہ اس انسان دشمن کام میں اور کون کون اس کے
ساتھ ہے؟

جب ماریا نے یہ سوال گولاش سے کیا گیا تو اس نے
تھیوسانگ کی ہتھیلی پر سجدہ کر دیا اور بولا۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ساتھ دوسرا کوئی
آدمی کام نہیں کر رہا۔ صرف یہ دو ڈاکو میرے لئے
بچے اغوا کر کے لاتے تھے۔

جب ماریا کو یقین ہو گیا کہ اس ظالمانہ کاروبار کے تمام کارندے
اس وقت حویلی کے کمرے میں موجود ہیں تو اس نے تھیوسانگ
اور عنبر ناگ سے کہا

میرا خیال ہے اس خونی کھیل کا پردہ گرا دینا چاہیئے
تاکہ ان لوگوں کے بعد یہ خونی ڈرامہ پھر نہ
دہرایا جائے۔

گولاش، چھوٹا اور بڑا ڈاکو سہم سے گئے۔ تھیوسانگ بولا۔

اس وقت تم پر لرزہ طاری ہو گیا ہے مگر اس وقت
تمہارا یہ خوف کہاں چلا گیا تھا۔ جب تم معصوم بچوں کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی زندگیوں سے کھیلتے تھے؟

ماریا نے کہا

مخفیوسانگ! اپنا کام کرو اور دوسرے ڈاکو کو بھی چوہا بنادو۔

بڑے ڈاکو نے چیخ ماری مگر مخفیوسانگ اس کی گردن پر انگلی لگا چکا تھا وہ بھی ایک دم سے چھوٹا ہو کر چوہے جتنے سائز کا ہو گیا۔ ماریا نے کہا

اب ان تینوں ظالم انسانوں کو لے کر خونی اہرام کی طرف چلتے ہیں۔

گولاش اور دونوں ڈاکو فوراً سمجھ گئے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جانے والا ہے۔ وہ رونے لگے۔ مخفیوسانگ نے ان کے سروں پہ انگلی سے ٹھکے مارے اور چمڑے کی تھیلی میں بند کر دیا۔ پھر یہ سارے دوست یعنی عنبر، ناگ، ماریا اور مخفیوسانگ حویلی کے تہہ خانے کی سیڑھیاں اتر کر سرنگ میں آ گئے۔ یہاں سے زمین کے نیچے ہی نیچے چلنا شروع کر دیا۔ وہ پندرہ بیس منٹ تک چلتے رہے پھر اہرام کے اندر اس مقام پہ آ گئے جہاں زمین کے پگھلتے ہوئے لاوے کی بھٹی میں خوفناک لاوے کی آگ روشن تھی۔ مخفیوسانگ نے تھیلے کا منہ کھول کر دونوں ڈاکوؤں اور گولاش کو اپنی

انگلیوں میں دبوچ کر کہا

تم معصوم بچوں کے ساتھ جو سلوک کرتے رہے ہو وہی سلوک اب تمہارے ساتھ کیا جا رہا ہے جاؤ اپنے گناہوں کی سزا بھگتو۔

یہ کہہ کر ماریا کے اشارے پر مخفیوسانگ نے عنبر اور ناگ کے سامنے دونوں چھوٹے چوہے ایسے ڈاکوؤں اور ظالم گولاش کو کھولتے ہوئے لاوے کی بھٹی میں پھینک دیا۔ شوں کی ہلکی سی آواز نکلی۔ جیسے کسی نے گرم لوہے پر پانی کی چھینٹ ڈال دی ہو۔ اور پھر تینوں انسان دشمن خونی انسان اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

عنبر نے کہا

اب یہاں سے نکل چلو۔ مجھے اس طلسمی تعویذ سے خطرہ ہے کہ کہیں کسی جادو کے چکر میں نہ پھنس جائیں۔

ماریا نے عنبر کے اس خیال کی تائید کی اور وہ سارے دوست سرنگ میں واپس مڑ گئے۔ حویلی میں آ کر وہ گولاش کے ساتھ والے کمرے میں بیٹھ کر آرام کرنے لگے اب وہ اس بات پر غور کر رہے تھے کہ طوخ کے مندر کے سب سے بڑے بت کو کیسے تباہ کیا جائے۔ عنبر کو اس کا گرو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معلوم ہوتا کہ اس کی بنیادوں کے ستون کو اگر ڈھا دیا جائے تو ملوخ کا اونچا لمبا بت اپنے آپ دھڑام سے نیچے آن گرے گا۔ تھیوسانگ ہنسنے لگا۔ عنبر نے ناراض ہو کر کہا

اس میں ہنسنے کی کونسی بات ہے؟

تھیوسانگ بولا۔

مجھے اس لئے ہنسی آرہی ہے کہ تم بھول گئے ہو کہ اس سلسلے میں میں تمہاری بہت مدد کر سکتا ہوں۔

اب ماریا اور ناگ بھی ہنسنے لگے۔ ناگ بولا۔

تھیوسانگ ٹھیک کہتا ہے عنبر۔ ذرا غور کرو۔ یہ اپنی انگلی کی کرامت سے اتنے بڑے ملوخ دیوتا کو ننھا سا چوہا بنا ڈالے گا۔

عنبر بولا۔

بات تو تم ٹھیک کہتے ہو مگر مجھے ڈر ہے کہ دیوتا ملوخ میں زبردست طلسم ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ چوہا نہ ہو سکے۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

یہ تو وہاں چل کر ہی پتہ چل سکے گا۔

آخر یہ فیصلہ ہوا کہ دوسرے دن صبح صبح پجاریوں کے بھیس بدل کر مندر میں جایا جائے اور تھیوسانگ کسی طرح

ملوخ بت کے پاس جا کر اس کو اپنی انگلی سے چھو کر دیکھے کہ ملوخ پر کسی طلسم کا اثر ہے کہ نہیں۔ رات کا باقی حصہ انہوں نے کیٹی کے متعلق گفتگو کرتے اور سوچ بچار کرتے گزار دیا۔

صبح صبح انہوں نے گولاش کی کنیز کی مدد سے پجاریوں کے لباس منگوائے۔ عنبر نے لمبی داڑھی لگا لی کیونکہ مندر میں اسے لوگ پہچانتے تھے اور ملوخ کے مندر کی طرف روانہ ہو گئے

صبح کا وقت تھا۔ مندر والے پہلا پہرہ ہٹا دیا گیا تھا۔ کیونکہ لوگ پوجا کرنے چلے آرہے تھے۔ عنبر جس جگہ بت بنا کر کھڑا کیا گیا تھا وہاں ایک پتھر لگا دیا گیا تھا جس پر ان کی زبان میں لکھا تھا۔

یہاں سے دیوتا کا دشمن فرار ہو گیا۔ دیوتا نے اسے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا۔

عنبر اپنی نقلی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر ناگ اور تھیوسانگ سے کہنے لگا

ابھی میں اس دیوتا کی خبر لیتا ہوں جس نے مجھے آگ میں ڈالا تھا۔

ماریا ان کے سروں کے اوپر چلی جا رہی تھی کہنے لگی۔ مندر میں ابھی زیادہ لوگ نہیں آئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر بولا۔

اچھی بات ہے ہم لوگوں کے ہجوم جمع ہونے سے پہلے ہی بت کو گرا دیں گے۔ تھیوسانگ! تم کو میں نے سب کچھ سمجھا دیا ہے۔ تم ویسے ہی کرنا۔

تھیوسانگ بولا۔

فکر نہ کرو۔ ویسے ہی کروں گا۔

عنبر ناگ اور تھیوسانگ پجاری کے بھیس میں بھجن گاتے مندر میں داخل ہو گئے۔ وہاں کے پجاریوں نے یہ سمجھا کہ کسی دوسرے شہر سے پجاریوں کی ٹولی دیوتا ملوخ کے درشن کرنے آئی ہے۔ کسی نے عنبر کو نہ پہچانا۔ اس کی اتنی لمبی نقلی داڑھی تھی۔ سوچی سمجھی ترکیب کے مطابق تھیوسانگ مندر میں داخل ہونے کے بعد عنبر ناگ سے الگ ہو کر بڑے بت کی جانب جاکر ایک ستون کے پاس بیٹھ گیا اور بھجن گانے لگا۔

عنبر ناگ بھی ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے۔ سامنے تھوڑی دور ملوخ کا پہاڑ ایسا بت تھا جس کے پاؤں میں زبردست آگ جل رہی تھی۔ دیوداسیاں بھجن گا رہی تھیں۔ پجاری آگ میں گھی اور صندل ڈال رہے تھے۔ لوگ پوجا کے لئے آنا شروع ہو گئے تھے۔ دالان میں شامیانہ لگایا جا رہا تھا۔ کیونکہ شام کو کسی انسان کی قربانی دی جا رہی تھی اور

یہ شامیانہ بادشاہ کے لئے لگایا جا رہا تھا۔

عنبر اور ناگ کی آنکھیں تھیوسانگ پر لگی تھیں جو ملوخ کے بت سے تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھا سر ہلا ہلا کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ کسی کا اس طرف خیال نہیں تھا۔ وہاں لوگ آکر یوں ہی ستونوں کے پاس بیٹھ کر دیوتا کے بھجن گاتے اور پڑھتے ہی رہتے تھے۔

ماریا اس وقت عنبر ناگ کے پاس بیٹھی تھی۔ عنبر نے اسے کہا

ماریا! تھیوسانگ کو جاکر کہو کہ وہ کیا سوچ رہا ہے کس بات کا انتظار کر رہا ہے ——— اس سے بہتر موقع اسے پھر کبھی نہیں ملے گا۔ مگر اسے کہنا کہ طلسمی لہروں کا بھی خیال رکھے۔

ماریا نے عنبر کا یہ پیغام تھیوسانگ کو جاکر پہنچا دیا۔ اس نے کہا

میں اپنا کام شروع کرنے لگا ہوں

ماریا وہاں سے پرے ہٹ گئی۔ تھیوسانگ نے اتنی دیر میں یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ بت کے اندر کوئی طلسم نہیں تھا۔ اسے بت کی طلسمی لہروں کا ذرا سا بھی احساس نہیں ہوا تھا۔ وہ بھجن پڑھتا پڑھتا اٹھا اور ملوخ بت کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہت بڑے پاؤں کے انگوٹھے کے پاس آگیا جو کہ ایک بہت بڑے چبوترے کی طرح نظر آرہا تھا۔ تھیوسانگ کے لئے یہ سخت آزمائش کی گھڑی تھی اسے یقین نہیں تھا کہ جب وہ بت کے انگوٹھے کو ایک خاص نیت اور ارادے کے ساتھ اپنی خاص انگلی لگائے گا تو وہ چھوٹا ہو جائے گا اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ کہیں بت کے طلسم کا اثر ظاہر نہ ہو جائے اور الٹا تھیوسانگ خود اس کے اثر میں نہ آجائے۔

کچھ دیر وہ اسی ادھیڑ بن میں رہا۔ عنبر ناگ اور ماریا دور بیٹھے اس کو گھور رہے تھے۔ اچانک تھیوسانگ کے دل کا عزم اور ارادہ بیدار ہوگیا۔ اس نے سر کو جھٹک کر کہا کہ یہ پتھر کا بت اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ یہ تو اپنے منہ پر بیٹھی مکھی بھی خود نہیں اڑا سکتا۔ اب تھیوسانگ نے غصے بھری نظروں سے ملوخ کے بت کو گردن اٹھا کر دیکھا اور دل میں کہا

اے احمق جھوٹے بت! چھوٹا سا چوہا بن کر میرے قدموں میں گرنے کے لئے تیار ہو جا۔ تو نے نہ جانے کتنے بے گناہ انسانوں کو اپنی زبان سے آگ میں لڑھکایا ہے۔ اب تو خود آگ میں ہوگا۔

یہ کہہ کر تھیوسانگ نے ایک دفعہ کی بجائے دو بار، پہاڑ

جیسے بت کے انگوٹھے پر انگلی لگائی۔ ایک دھماکے کی آواز پیدا ہوئی اور ملوخ کا بت اپنی جگہ سے غائب تھا۔ لوگ ششدر اور حیران ہو کر ایک طرف کو دوڑے۔ بت غائب نہیں ہوا تھا بلکہ چھوٹی سی پلاسٹک کی چوہیا جتنا بن کر تھیوسانگ کے پاؤں میں پڑا تھا۔ تھیوسانگ نے جلدی سے ملوخ کے چوہے جتنے بت کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیا اور دوسرے پجاریوں کی طرح شور مچاتا بھاگا۔

دیوتا ملوخ غائب ہوگیا۔ دیوتا ملوخ غائب ہوگیا لوگو!

عنبر ناگ اور ماریا یہ دیکھ کر ہنسنے لگے تھیوسانگ شور مچاتا ان کے پاس آیا اور بولا۔

بھاگو! میرے پجاری بھائیو! ملوخ کا بت غائب ہوگیا۔

عنبر نے داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا

کہاں غائب ہوگیا وہ کم بخت کا بچہ!

تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اپنی جیب کی طرف اشارہ کیا اور بولا۔

وہ بدبخت میری جیب میں ہے

ماریا اور ناگ ہنسنے لگے تھیوسانگ نے کہا

یہاں مت ہنسو خدا کے لئے یہاں سے باہر کی طرف دوڑو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے کہا

دیکھنا کہیں تمہاری جیب میں پڑے پڑے ملوخ کا بت بڑا نہ ہو جائے نہیں تو تم اس کی انگلی کے ساتھ لٹکتے نظر آؤ گے۔

تھیوسانگ ہنس کر بولا۔

اب تو اس کا باپ بھی آ جائے تو اسے بڑا نہیں کر سکتا ماریا بی بی۔

عنبر ناگ تھیوسانگ پجاریوں کے بھیس میں دوسرے لوگوں کے ساتھ دیوتا غائب ہو گیا کا شور مچاتے دوڑتے بھاگتے مندر سے باہر آ گئے ہر طرف ایک شور مچ گیا تھا۔ جس کو دیکھو مندر سے نکل کر شور مچاتا شہر کی طرف بھاگ رہا تھا۔ عنبر ناگ اور تھیوسانگ بھی ان کے ساتھ مل کر شہر کی طرف تیز تیز چلنے لگے۔ ملوخ بت چھوٹا سا چوہا بن کر تھیوسانگ کی جیب میں پڑا تھا۔ عنبر نے چلتے چلتے اس سے پوچھا

کہیں اسے طلسمی شعاعیں تو محسوس نہیں ہو رہی ہیں!

تھیوسانگ بولا۔

ارے نہیں عنبر بھائی۔ یہ پتھر مجھ پہ کیا ظلم کرے گا

یوں ہی تیز تیز چلتے عنبر ناگ تھیوسانگ اور ماریا گولاش کی حویلی میں آ گئے یہاں کنیز نے ان کے لئے ناشتہ تیار کر

رکھا تھا۔ انہوں نے آتے ہی اپنا پجاریوں والا حلیہ تبدیل کیا۔ تھیوسانگ نے ملوخ کے بت کو جیب سے نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور بولا۔

اس چھوٹے سے چوہے نے نہ جانے کتنے بے گناہ انسانوں کو آگ میں جھونکا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھراسناٹا۔ رونے کی آواز

ناگ نے ماریا سے پوچھا

ماریا اس پتھر دل بت کے ساتھ کیا سلوک کیا جانا چاہیئے؟

ماریا نے ٹھیوسانگ اور عنبر سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس بت کو اہرام کے کھولتے ہوئے زمردیں کے لاوے میں پھینک دینا چاہیئے تاکہ وہاں سے یہ پھر کبھی باہر نہ نکل سکے۔ یہ کام ماریا کے سپرد کیا گیا۔ ماریا نے ملوخ کے چوہے جتنے بت کو ہتھیلی میں اٹھا لیا جو فوراً ہی غائب ہوگیا۔ پھر وہ اسے لے کر زمین کے اندر ہی اندر سے اہرام کی کھولتی ہوئی بھٹی کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے ملوخ کے بت کو کھولتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا۔ وہ واپس مڑی تو دیوار کے ساتھ لٹکتا ہوا تعویذ ہلنے لگا۔

ماریا نے کوئی خیال نہ کیا پھر زمین ہلنے لگی زلزلے کے

جھٹکے لگنے لگے۔ ماریا نے اپنے آپ کو فضا میں بلند کر لیا۔ سرنگ کی دیواریں آپس میں ٹکرانے لگیں۔ اس کے پیچھے آگ کی بھٹی میں اہرام کی چھت دھڑام سے گر پڑی۔ ماریا نے اپنے آپ کو سرنگ کی چھت میں سے باہر نکال لیا۔ وہ صحرا کی کھلی ہوا میں نکل آئی۔ اس نے دیکھا کہ دور پرانا آسیبی کھنڈر آگ کے شعلے بن کر بھڑک رہا تھا۔ پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اہرام راکھ کا ڈھیر بن کر زمین کے ساتھ لگ گیا۔ زلزلہ زمین کے اندر آیا تھا باہر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا ماریا فضا میں پرواز کرتی ہوئی عنبر ناگ اور ٹھیوسانگ کے پاس پہنچی اور سارا واقعہ سنایا۔ وہ لوگ بھی حویلی کی چھت پر چڑھ کر دیکھنے لگے۔ دور جہاں صحرا میں پہلے اہرام نظر آتا تھا اب وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔

عنبر بولا۔

چلو اچھا ہوا یہ گناہ اور ظلم کی نشانی ختم ہوگئی۔

ناگ نے کہا

اب ہمیں یہاں سے نکل چلنا چاہیئے۔

ٹھیوسانگ بولا۔

سب سے پہلے تو یہ طے کرنا ہوگا کہ کیٹی کی تلاش میں ہمیں کس طرف چلنا چاہیئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا کہنے لگی۔

اہرام کے نیک دل راہب سے ملنے ہم یہاں آئے تھے وہ تو ملا نہیں۔ اب ناگ سے پوچھو کہ اس کا کیا خیال ہے؟

ناگ کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیٹی کا سراغ کیسے لگایا جا سکتا ہے اسے نیک دل راہب سے بہت امید تھی۔ لیکن وہ تو اس جگہ پر موجود ہی نہیں تھا۔ فرعونی سانپ سے ناگ بہت دور آ چکا تھا۔ اس کا یہاں آنا ناممکن لگتا تھا اس کے باوجود کیٹی چونکہ سانپ کے مٹکے کا پانی پی کر غائب ہوئی تھی اس لئے اس معمے پر کوئی سانپ ہی روشنی ڈال سکتا تھا۔ ناگ نے ماریا تھیوسانگ اور عنبر سے کہا

دوستو! میں چاہتا ہوں کہ اس علاقے کے کسی اعلیٰ خاندان کے سانپ سے مشورہ لیا جائے۔

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

اعلیٰ خاندان کا سانپ تو مجھے اس علاقے میں کہیں نظر نہیں آتا۔

ناگ نے کہا۔

وہ زمین میں چھپے ہوتے ہیں عام طور پر اعلیٰ نسل

کے سانپ دوسرے سانپوں کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتے ہیں۔

ماریا کہنے لگی۔

تو پھر تم کسی اعلیٰ نسل کے سانپ کو بلاؤ اور اس سے کیٹی کے بارے میں دریافت کرو۔

تھیوسانگ نے کہا

ہاں ہو سکتا ہے وہ ہماری رہنمائی کر سکے۔

ناگ نے آنکھیں بند کر کے سانس کو ایک سیکنڈ کے لئے روکا پھر سانپ کی زبان میں کسی اعلیٰ نسل کے سانپ کو آواز دی۔ یہ لوگ حویلی کے باغیچے میں چبوترے کے پیچھے گھاس پر قالین ڈال کر بیٹھے تھے۔ پہلے تو کوئی سانپ نہ آیا۔ جب ناگ نے دوسری بار آواز دی تو ایک جانب سے سیٹی کی آواز آئی۔ ناگ بولا۔

یہ سیٹی والا سانپ ہے اور کسی اعلیٰ قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔

ماریا تھیوسانگ اور عنبر ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے تھے وہ اس طرف دیکھ رہے تھے جدھر سے سانپ کی سیٹی کی آواز سنائی دی تھی اتنے میں ایک سبز رنگ کا سانپ رینگتا ہوا درختوں میں سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔ ناگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی آنکھیں سانپ پر جم گئیں۔ اس سانپ کے بدن پر سرخ رنگ کی کوڑیوں کے نشان بنے ہوئے تھے۔ سانپ نے دیکھتے ہی ناگ کے آگے تعظیم کی اور پھر ادب سے پھن جھکا دیا اور کہا

عظیم ناگ دیوتا! میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

ناگ نے اسے بتایا کہ کس طرح فرعونی سانپ نے اسے ایک منکا دیا تھا جس کو کیٹی نے غلطی سے پانی میں ڈال کر پی لیا اور تب سے وہ غائب ہے اور فرعونی سانپ کے کہنے کے مطابق وہ مردہ فرعونوں کی بستی میں پہنچ گئی ہے۔

میں تم سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مردہ فرعونوں کی بستی کہاں ہے اور ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

سبز سانپ نے ادب سے کہا

عظیم ناگ دیوتا! یہاں سے بہت دور پچاس راتوں کے سفر کے بعد سیاہ چٹیل پہاڑیوں کے درمیان ایک بنجر وادی آتی ہے اس وادی میں آپ کو ٹوٹے پھوٹے محلوں اور اور بارہ دریوں کے کھنڈر دکھائی دیں گے بس یہی مردہ فرعونوں کی بستی ہے مگر آج تک ادھر کوئی زندہ انسان نہیں گیا۔ جو گیا پھر واپس نہیں آسکا۔ یہی وجہ

ہے مردہ فرعونوں کی بستی کے اردگرد سینکڑوں کوس تک کسی انسانی آبادی کا نام ونشان نظر نہیں آتا۔ لوگوں میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ اس وادی کے گرد جو سیاہ چٹیل پہاڑ ہیں ان میں سے مقناطیسی شعاعیں نکلتی ہیں۔ جو کوئی قریب جاتا ہے پہاڑ اسے اپنی طرف کھینچ کر اپنے ساتھ چمٹا لیتے ہیں پھر اسے بھی پتھر بنا دیتے ہیں۔

ناگ یہ سب کچھ خاموشی اور غور سے سنتا رہا۔ ملیو سانگ ماریا اور عنبر بھی یہ سن رہے تھے۔ ناگ نے کہا

مگر ہمیں وہاں ضرور جانا ہے کیونکہ ہماری ایک بہن وہاں پھنسی ہوئی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ہم وہاں کیسے جا سکتے ہیں!

سانپ ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔ پھر بولا۔

عظیم ناگ دیوتا! آپ کے دوستوں میں ایک دوست عنبر بھی ہے۔

ہاں، ناگ نے کہا

عنبر کے کان کھڑے ہو گئے کہ اس سانپ نے اس کا نام خاص طور پر کیوں لیا ہے۔

سانپ بولا۔

عظیم ناگ دیوتا! عنبر مردہ فرعونوں کی بستی میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جا سکتا ہے۔

وہ کیسے؟ ناگ نے پوچھا

سانپ نے کہا۔

وہ ایسے کہ عنبر کا تعلق پرانے فرعونوں کے شاہی خاندان سے ہے۔

ناگ بولا۔

مگر وہ مردہ فرعونوں کی بستی میں کیسے چلا جائے گا۔

سانپ کہنے لگا۔

عظیم ناگ دیوتا! ملک مصر میں اہرام، مصر کے پاس مردہ فرعونوں کا شاہی قبرستان ہے جیسا کہ عنبر کو معلوم ہوگا۔ اس قبرستان میں فرعونوں کے شاہی خاندان کے لوگ بھی دفن ہیں۔ ہر مہینے کی سب سے زیادہ تاریک رات میں فرعونوں کے قبرستان میں مردہ بستی کی جانب سے پراسرار سیاہ پوش گورکنوں کی ایک ٹولی آتی ہے۔ یہ سیاہ پوش گورکن فرعونوں کے قبرستان میں تازہ بنی ہوئی قبر کو دیکھتے ہیں اگر اس کے تابوت کی لاش کا تعلق فرعونوں کے خاندان سے ہو تو وہ اس تابوت کو اٹھا کر مردہ فرعونوں کی بستی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اگر عنبر مردہ لاش بن کر تابوت میں لیٹ جائے اور آپ لوگ اسے قبر میں

دفن کر دیں تو وہ مردہ فرعونوں کی بستی میں پہنچ جائے گا۔

عنبر سانپ کی ذہانت پر عش عش کر اٹھا۔ ناگ بولا۔

لیکن ہم بھی اس کے ساتھ جانا چاہتے ہیں۔

سانپ نے کہا

ماریا غائب رہتی ہے۔ آپ چھوٹے سے چھوٹا سانپ بن کر تابوت میں چھپ سکتے ہیں اور یوں آپ بھی تابوت کے ساتھ ہی مردہ فرعونوں کی بستی میں چلے جائیں گے۔

ناگ بولا۔

لیکن ہمارا ایک ساتھی تھیوسانگ کیسے جائے گا؟

سانپ نے کہا

عظیم ناگ دیوتا! اس بارے میں آپ کوئی دوسری ترکیب سوچ لیجئے۔

ناگ سمجھ گیا کہ سانپ نے جو بتانا تھا بتا دیا ہے۔ اس نے سانپ کو رخصت کر دیا۔ جب سانپ چلا گیا تو ماریا بولی۔

اس نے تو بڑی عمدہ ترکیب بتائی ہے۔ ویسے اس میں خطرہ بھی ہے۔ کچھ پتہ نہیں کہ مردہ فرعونوں کی بستی میں حالات کیسے ہیں اور وہاں کس قسم کا آسیب اور طلسم چھپایا ہوا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر کہنے لگا.

یہ خطرہ تو ہمیں کیٹی کے لیے قبول کرنا ہی پڑے گا ویسے میں تابوت میں لاش بن کر لیٹنے کو تیار ہوں.

ناگ بولا

معاملہ تھیوسانگ کا باقی رہ جاتا ہے.

تھیوسانگ مسکراتے ہوئے کہنے لگا

یہ تو کوئی مشکل بات نہیں ہے میں اپنے آپ کو اتنا چھوٹا کر لوں گا کہ مجھے ماریا بڑی آسانی سے اپنی مٹھی میں لے کر غائب کرے گی. بس پھر میں کیٹی ماریا کے ساتھ ہی غائب ہو کر عنبر کے تابوت کے ساتھ مردہ فرعونوں کی بستی میں پہنچ جاؤں گا.

ناگ اور عنبر ایک دوسرے کو تکنے لگے ناگ ہنس کر بولا.

ارے تھیوسانگ! اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا. بس اب ہمیں ملک مصر کے اہرام کی جانب چلنے کی تیاری کرنی چاہیئے.

اسی روز عنبر نے بازار جا کر دو گھوڑے خرید لئے اور ان پر ضروری سامان باندھ دیا. وہ دوسرے روز صبح صبح گولاش کی حویلی سے کوچ کرنے والے تھے. رات کو عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ حویلی کی پہلی منزل والے کمرے میں بیٹھے اپنے

سفر کے بارے میں ضروری باتیں کر رہے تھے کہ کنیز گھبرائی ہوئی آئی اور بولی.

مالک! نیچے تہہ خانے سے کسی بچے کے رونے کی آواز آ رہی ہے.

سب حیران ہو کر کنیز کا منہ تکنے لگے.

کون ہے یہ بچہ؟ کہاں سے آیا ہے یہ؟ تم نے نیچے جا کر دیکھا.

عنبر نے کنیز سے سوال کیا. کنیز بولی.

مالک! میں ڈر کے مارے نیچے نہیں گئی.

عنبر نے ماریا سے کہا کہ وہ نیچے جا کر معلوم کرے کہ یہ کیا معمہ ہے. ماریا اسی وقت نیچے تہہ خانے میں اتر گئی. تہہ خانے میں اندھیرا تھا. دیوار کے ساتھ پانچوں زمرد کے بچوں کے بت لگے تھے. ماریا کو کوئی آواز سنائی نہ دی. وہ واپس آنے ہی لگی تھی اچانک اسے کسی بچے کے رونے کی آواز آئی. ماریا وہیں رک گئی. یہ آواز چار پانچ سال کے بچے کی تھی. بچہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا مگر رونے کی آواز مسلسل آ رہی تھی. یہ ایسی دردناک آواز تھی جیسے کوئی بچہ کسی گہرے کنوئیں میں پھنسا مدد کے لئے پکار رہا ہے. اچانک ماریا چونکی اسے یوں لگا جیسے یہ آواز ایک بچے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے زمرد والے بت کے اندر سے آ رہی ہے۔ ماریا تیزی سے بچے کے بت کے پاس گئی اور کان لگا کر سنا۔ آواز سچ مچ بت کے اندر سے آ رہی تھی۔

مجھے باہر نکالو۔ مجھے باہر نکالو۔

ماریا دھنگ ہو کر رہ گئی۔ یہ بت تو مردہ ہے۔ یہ کیسے بول رہا ہے۔ ماریا نے آواز دی۔

تم کہاں ہو؟

بچے کی روتی ہوئی آواز آئی۔

میں اس بت کے اندر ہوں۔ میں ابھی زندہ ہوں میرے ساتھی بچے بے ہوش ہو چکے ہیں۔ ہمیں باہر نکالو۔ مجھے باہر نکالو۔

ماریا تیزی سے عنبر ناگ تھیوسانگ کے پاس آئی اور انہیں صورت حال سے باخبر کیا کہ اندر تو عجیب و غریب بات ہو رہی ہے۔ وہ سب تہہ خانے میں آ گئے بچے کی رونے اور مدد کے لئے پکارنے کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔ عنبر نے کہا۔

ہم تمہیں اس کے اندر سے کیسے نکال سکتے ہیں؟

تم سب کے سب بچے تو بت بن چکے ہو،

بچے نے کمزور اور درد بھری آواز میں کہا

ہمیں جکڑ دیا گیا ہے۔ ہمیں باہر نکالو۔

ماریا نے کہا

اسے کچھ معلوم نہیں ہے میرا خیال ہے ہمیں کنیز سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ وہ سنگدل گولاش کے ساتھ رہتی تھی۔ اسے کوئی نہ کوئی ترکیب ضرور معلوم ہو گی۔

عنبر ناگ اور تھیوسانگ کو یہ تجویز پسند آئی۔ وہ فوراً اپنے کمرے میں آ گئے۔ اس وقت کنیز اپنی خواب گاہ میں سو رہی تھی۔ ماریا نے خود جا کر اسے جگایا اور ساری بات بیان کی اور پھر پوچھا کہ کیا ان زمرد کے بچوں کے جسموں کو کسی طرح سے دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے؟ کنیز آنکھیں ملتے ہوئے بولی۔

یہ تو ناممکن بات ہے ماریا بہن۔

ماریا نے کہا

اگر بت کے اندر ایک بچہ بھی زندہ ہے تو اسے باہر نکالا جا سکتا ہے میرے ساتھ آؤ۔

ماریا کنیز کو ساتھ لے کر عنبر ناگ تھیوسانگ کے پاس آ گئی۔ عنبر نے کنیز سے کہا۔

تم غور کر کے بتاؤ کہ تمہارے ظالم آقا گولاش نے کبھی کسی سے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ یہ بچوں کے بت دوبارہ بھی زندہ ہو سکتے ہیں؟ یا اسے کسی دوسرے ملک سے کبھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس قسم کی خبر آئی ہو کہ جن بچوں کے زمرد میں بت
اس نے فروخت کئے ہیں وہ کبھی کبھی بولنے لگتے ہیں۔
کنیز نے غور کرنے کے بعد کہا

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ باہر کے ملک سے
کبھی کسی نے واپس آکر یہ نہیں بتایا کہ بچوں کے بتوں
میں سے آواز آتی ہے لیکن مجھے خواب کی طرح یاد ہے
کہ ایک بار گولاش نے اپنے ایک غیر ملکی ساتھی سے
اس بارے میں بات کی تھی۔

عنبر اور ماریا کے کان کھڑے ہو گئے۔ تھیوسانگ بھی آگے
کو جھک گیا۔ ناگ نے کہا۔

اچھی بہن! ذہن پہ زور دے کر یاد کرو۔ یہ پانچ معصوم
بچوں کی زندگی اور موت کا معاملہ ہے

کنیز خاموش ہو گئی۔ وہ ماتھے پر انگلی پھیر کر جیسے گہرے غور وفکر
میں ڈوب چکی تھی۔ عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ اس کے چہرے
کی طرف دیکھ رہے تھے اور چپ تھے۔ پھر کنیز نے
چہرہ اٹھا کر کہا

مجھے یاد آگیا۔ ایک بار آق گولاش کے پاس ملک
روم سے ایک بردہ فروش آیا تھا۔ اس سے باتیں کرتے
ہوئے گولاش نے کہا تھا کہ میں جن بچوں کے بت تیار کرتا

ہوں وہ زمرد ضرور ہوتے ہیں مگر زندہ بچوں کے مجسمے
ہوتے ہیں۔ وہ عارضی طور پر مرے ہوتے ہیں اگر کوئی
ایسا زہریلا سانپ ان بچوں کے بتوں کو ڈس دے جس
کا زہر سب سانپوں سے زیادہ زہریلا ہو تو اس زہر کی
گرمی سے بچوں کے بت دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ
کھولتے ہوئے زمرد میں ڈبکی لگانے کے بعد ان بچوں
کے اعصاب اور خون کے ذرات مردہ نہیں ہوتے بلکہ
ایک دم سے جم جاتے ہیں۔

عنبر اور تھیوسانگ نے خوشی سے ناگ کی طرف دیکھا۔ عنبر بولا۔
ناگ! کیا دنیا کا سب سے زہریلا سانپ مل
سکتا ہے؟

ناگ مسکرا کر بولا۔

مجھ سے زیادہ زہریلا سانپ اس دنیا میں اور کہیں
نہیں ہے۔ یہ کام میں خود کر سکتا ہوں۔

ماریا جلدی سے بولی۔

تو پھر ابھی تہہ خانے میں چلتے ہیں۔

کنیز کے لئے یہ بڑی حیران کر دینے والی بات تھی کہ
ناگ دنیا کا سب سے زیادہ زہریلا سانپ بھی تھا وہ
یہ منظر دیکھنے کے لئے بے تاب تھی۔ ماریا کی سفارش پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنیز بھی ساتھ ہی تہہ خانے میں آگئی۔ پانچوں بچوں کے بت دیوار کے ساتھ لگے تھے اب بچے کے رونے کی آواز نہیں آرہی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ روتے روتے تھک کر سو گیا ہے۔

ناگ نے کہا

تم لوگ ایک طرف ہٹ کر بیٹھ جاؤ۔

عنبر، ناگ اور تھیوسانگ بتوں کے سامنے چند گز کے فاصلے پر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے کنیز نے وہاں شمع روشن کر کے رکھ دی۔ شمع کی روشنی میں زمرد کے مجسمے شعاعیں دینے اور چمکنے لگے۔ ناگ ان مجسموں کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ پھر اس نے سانس اندر کھینچا اور کنیز کی آنکھوں کے سامنے ایک سیاہ کوبرا سانپ بن گیا۔ کنیز کے حلق سے خوف کے مارے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اس نے آج تک کبھی کسی انسان کو سانپ بنتے نہیں دیکھا تھا۔

عنبر ماریا اور تھیوسانگ تعجب انگیز آنکھوں سے سیاہ سانپ یعنی ناگ کی طرف تک رہے تھے۔ ناگ نے اپنی زبان میں کہا۔

اس وقت میرے منہ کی تھیلی میں اتنا زہر ہے کہ میں ایک ہزار ہاتھیوں کو ڈس کر ہلاک کر سکتا ہوں۔

اب میں ان بچوں کو ڈسنے لگا ہوں۔

کنیز پھٹی پھٹی آنکھوں سے پھن اٹھائے کالے سانپ کو تک رہی تھی وہ ناگ کی نہ تو آواز سن سکی تھی اور نہ اس نے جو کچھ کہا تھا وہ سن سکی تھی کیونکہ ناگ کی زبان صرف عنبر ماریا کیٹی اور تھیوسانگ ہی سمجھتے تھے۔ ناگ نے اپنا پھن اٹھا کر دو تین بار لہرایا۔ پھر ایک بچے کی پنڈلی پر ڈس دیا۔ اس کے بعد باری باری باقی چار مجسموں کو بھی ڈس دیا۔ اس کے بعد ناگ انسانی شکل میں آگیا۔ کنیز چیخ مار کر خوف سے بھاگ گئی۔ وہ انسان کو سانپ اور سانپ کو انسان بنتے دیکھ کر دہشت زدہ ہوگئی تھی۔

ماریا تھیوسانگ اور عنبر میں سے کسی نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔ ان سب کی نگاہیں بچوں کے زمردیں مجسموں پر لگی ہوئی تھیں۔ شمع کی روشنی میں مجسمے چمک رہے تھے۔ تھوڑی دیر گزری ہوگی کہ مجسموں کے زمرد کی تہہ تڑخنے لگی۔ کڑک کڑک کی آواز کے ساتھ بتوں کے جسم پر سے زمرد کی کرچیں جھڑ جھڑ کر نیچے گرنے لگیں۔ زہر کی گرمی سے زمرد کا رنگ سیاہ پڑنے لگا تھا۔ عنبر نے کہا

ناگ! تمہارا زہر کام کر رہا ہے۔

ناگ نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا۔ اب بچوں کے پانچوں جسموں کا سارا زمرد جھڑ گیا تھا اور نیچے سے زندہ انسانی جسم نکل آئے تھے پھر ان جسموں میں حرکت پیدا ہوئی اور انہوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر پانچوں کے پانچوں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ عنبر ناگ اور تھیو سانگ نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ اسی وقت پانچوں بچوں کو اٹھا کر حویلی کی پہلی منزل والے کمرے میں پہنچا دیا گیا رات بھر ان بچوں کے جسموں پر نیم گرم تیل کی مالش کی گئی۔ انہیں گرم دودھ پلایا گیا۔ صبح تک وہ پوری طرح ہوش میں آ چکے تھے۔ اب ان بچوں کو ان کے ماں باپ تک پہنچانے کا مسئلہ تھا۔ بچے ہوشیار تھے انہیں اپنے شہروں اور ماں باپ کا نام معلوم تھا۔ کنیز نے کہا کہ وہ ان بچوں کو ان کے ماں باپ کے گھروں تک پہنچا دے گی۔ ماریا نے کہا۔

یہ تمہاری ذمے داری ہے اسے تمہیں اچھی طرح نبھانا ہوگا میں ایک ماہ بعد پھر ادھر آؤں گی اور ان بچوں کو ان کے گھروں میں جا کر دیکھوں گی۔ اگر یہ وہاں نہ ہوئے تو تمہیں آ کر پکڑ لوں گی۔ بلکہ تم جہاں کہیں بھی ہوگی میں وہاں پہنچ جاؤں گی۔

کنیز نے کہا۔

ماریا بہن! میں گولاش کے ظالمانہ کھیل میں کبھی اس کے ساتھ نہیں تھی۔ مگر میں مجبور تھی۔ اب یہ بچے دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں تو مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے کہ بیان نہیں کر سکتی۔ تم بے فکر رہو۔ میں آج ہی ان بچوں کو لے کر ان کے ماں باپ کے گھروں کی طرف روانہ ہو جاؤں گی۔

عنبر نے اپنی خاص زبان میں ماریا سے کہا

ماریا! میں چاہتا ہوں کہ تم اس کنیز کے ساتھ جاؤ، اور خود اپنی نگرانی میں بچوں کو ان کے ماں باپ کے حوالے کرو۔ اس کے بعد تم ہوا میں تیز رفتاری سے سفر کرتی ہوئی اہرام مصر کے شاہی قبرستان میں پہنچ سکتی ہو۔ ہم وہاں تمہارا انتظار کریں گے۔

ماریا تیار ہو گئی۔ اس نے کنیز سے اس کی زبان میں کہا

میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔

کنیز بولی۔

مجھے خوشی ہوگی ماریا بہن!

چنانچہ اسی روز ماریا اور کنیز پانچوں بچوں کو ایک گھوڑے میں سوار کروا کر ان کے گھروں کی طرف روانہ ہو گئی جبکہ عنبر ناگ اور تھیو سانگ اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر ملک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مصر کی طرف چل پڑے۔

دو دن اور دو راتوں کے سفر کے بعد وہ ایک قافلے میں شامل ہو گئے۔ اس قافلے نے دو دن کے سفر کے بعد انہیں مصر کے شہر تھیبز پہنچا دیا۔ عنبر کو اپنے قدیم وطن پہنچ کر بے حد خوشی ہوئی۔ اسے ہزاروں برس پہلے کے واقعات یاد آگئے اپنے ماں باپ، بہن بھائی بیوی بچے یاد آگئے۔ عنبر اداس ہو گیا ناگ نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

عنبر بھائی! میں تمہاری اداسی کی وجہ جانتا ہوں مگر میں کہوں گا کہ حوصلے اور صبر سے کام لو۔ ہم ایک نامعلوم سفر پر روانہ ہیں۔ خدا جانے کب اور کن حالات میں ایک بار پھر اپنے اسی زمانے میں پہنچ جائیں جب تم اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کو چلتے پھرتے دیکھ لو۔ ہم حالات کے مناظر میں سے گزر رہے ہیں۔ ہم کسی بھی وقت اسی زمانے میں پہنچ سکتے ہیں۔

عنبر نے ٹھنڈا سانس بھرا اور بولا

یہ تو میں بھی جانتا ہوں۔ لیکن آخر انسان ہوں اور وطن کی محبت انسان کی کمزوری ہوتی ہے۔

تھیوسانگ مسکرا رہا تھا۔ کہنے لگا

عنبر بھائی! میری طرف دیکھو کہ اپنے خلائی وطن سے جدا ہو کر نہ جانے کب سے تمہارے ساتھ سفر کر رہا

ہوں۔ مجھے تو اپنا وطن کبھی یاد نہیں آیا۔

ناگ ہنس کر بولا۔

تھیوسانگ! تم خلائی مخلوق ہو۔ تم ان انسانی جذبات کو نہیں سمجھ سکتے۔

تھیوسانگ نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور بولا۔

بھائیو! اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کسی کاروان سرائے میں جا کر ٹھہریں اور ماریا کا انتظار کریں۔

عنبر بولا۔

تم ٹھیک کہتے ہو۔ جب تک ماریا نہیں آئے گی۔ ہم یہاں سے آگے کہیں نہیں جا سکتے۔

ناگ نے کہا

ابھی اس مہینے کی سب سے تاریک رات میں دس روز باقی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بہت پہلے ماریا یہاں پہنچ جائے گی۔

تھیوسانگ نے کہا

امید تو یہی ہے۔ وہ تو کسی راکٹ کی رفتار کے ساتھ ہوا میں سفر کر سکتی ہے۔ اتنی تیز رفتاری سے تو میں خلائی مخلوق بھی سفر نہیں کر سکتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تینوں ساتھی، تینوں دوست قدیم مصر کی ایک سرائے میں جا اترے۔ اس وقت مصر پر ایک یونانی فرعون کی حکومت تھی۔ پیارے دوستو۔ آپ کو تاریخ کی یہ بات یاد ہوگی کہ فرعون مصر کے آخری دنوں میں مصر پر یونانیوں نے حملہ کرکے اسے فتح کر لیا تھا اور پھر یونانی بادشاہ بھی فرعونوں کی طرح لباس پہن کر تخت پر بیٹھنے لگے تھے۔ وہ فرعونوں ہی کی طرح سب درباری رسمیں ادا کرتے تھے۔ ان کا تعلق فرعونوں کے اصلی خاندان سے نہیں تھا۔ یہ یونانی لوگ تھے۔ چنانچہ لوگ انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ ان یونانی فرعونوں کو تاریخ میں پوٹلمی فرعونوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

جب عنبر تھیوسانگ اور ناگ مصر پہنچے تو وہاں ایک یونانی فرعون یعنی پوٹلمی حکومت کرتا تھا۔ رعایا اس یونانی فرعون کو پسند نہیں کرتی تھی کیونکہ یہ اصلی اور خاندانی فرعون نہیں تھا مگر رعایا بے بس تھی۔ جو قوم شکست کھا جاتی ہے وہ مجبور ہو جاتی ہے۔ عنبر نے اس رات اصلی فرعونوں کے خاندانی شاہی قبرستان کی زیارت کی اور اپنے ماں باپ کی قبروں پر پھول چڑھائے اور ان کی روحوں کی مغفرت کے لئے دعا مانگی۔ پھر اپنی بیوی اور بچوں کی قبروں پر بھی جا کر پھول چڑھائے اور ان کی مغفرت کے

لئے دعا کی۔ وہاں عنبر کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ اسی لئے اکیلا وہاں گیا تھا۔

صبح ہونے سے پہلے پہلے واپس تھیوسانگ اور ناگ کے پاس آگیا۔ تھوڑی دیر بعد ماریا بھی وہاں پہنچ گئی۔ ماریا جب قدیم مصر کے شہر تھیبز کی حدود میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے عنبر کو اس کی خوشبو آئی۔ پھر ناگ اور تھیوسانگ نے بھی ماریا کی خوشبو محسوس کی۔ جب یہ خوشبو بہت تیز ہوگئی تو وہ سمجھ گئے کہ ماریا ان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ ماریا بھی ان کی خوشبو لیتی اس کارواں سرائے تک آئی تھی۔ ماریا نے کہا

تمہیں مبارک ہو میرے بھائیو! میں نے پانچوں کے پانچوں معصوم بچوں کو ان کے ماں باپ کے پاس پہنچا دیا ہے۔

عنبر ناگ اور تھیوسانگ بے حد خوش ہوئے ناگ بولا۔

ان کے ماں باپ تو اپنے بچوں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے ہوں گے۔

ماریا نے کہا۔

کیوں نہیں۔ ان کی خوشیوں کا تو ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے پوچھا

کیا بچوں کو معلوم تھا کہ وہ زمرد کے بت بنا دیئے گئے تھے ؟

ماریا کہنے لگی

حیرانی کی بات ہے کہ وہ بالکل بھول گئے تھے انہیں احساس تک نہیں تھا کہ انہیں ظالم گولاش نے زمرد کے بت بنا دیا ہوا تھا۔ وہ تو یہی سمجھ رہے تھے کہ انہیں اغوا کر کے گولاش کی حویلی میں بند کر دیا گیا تھا اور جب میں نے ایک بچے سے پوچھا کہ وہ یہ کیوں کہہ رہا تھا کہ مجھے باہر نکالو تو وہ بولا کہ میں ایک اندھیرے کنوئیں میں بند تھا۔

تھیوسانگ نے اطمینان کا سانس لے کر کہا

چلو یہ بھی اچھا ہوا،

ماریا نے ان سے پوچھا کہ اب وہ لوگ مردہ فرعونوں کی بستی کی طرف کب روانہ ہو رہے ہیں۔

عنبر نے کہا

ابھی اس مہینے کی اندھیری رات کے آنے میں دس گیارہ دن باقی ہیں۔ یہ وقت ہمیں اسی سرائے میں بسر کرنا ہوگا۔

ماریا مسکراتے ہوئے بولی۔

چلو اتنے دن تمہارے قدیم وطن کی سیر کریں گے۔

عنبر خاموش ہو گیا۔ وہ اپنے پرانے وطن کی گلیوں میں آ کر اداس ہو گیا تھا۔ اگرچہ اس دوران شہر کے گلی کوچوں کا نقشہ بدل چکا تھا مگر پھر بھی دریائے نیل اسی طرح بہہ رہا تھا اور شاہی قبرستان میں اس کے ماں باپ کی قبریں ویسی کی ویسی تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مقدس پُراسرار ہار

عنبر دن بھر شہر میں پھرتا رہتا تھا۔

چونکہ یہ عنبر کا وطن تھا اس لئے ماریا ناگ اور چھیوسانگ اسے کچھ نہیں کہتے تھے۔ عنبر دریائے نیل کے کنارے دیر تک بیٹھا پانی کی روانی کو تکتا رہتا۔ اسے وہ دن یاد آتے جب اپنے باپ کے ساتھ اسی دریا میں کشتی چلایا کرتا تھا۔ یونانی فرعون پٹولمی کا محل وہی تھا، جس محل میں عنبر کے زمانے میں مصری فرعون رہا کرتے تھے۔ عنبر کو قدیم مصری زبان پر عبور حاصل تھا آخر وہ خود بھی تو مصری تھا اس نے محسوس کیا کہ شہر میں رہنے والے قدیم مصری جو پرانے فرعونوں کے سخت وفادار تھے۔ اس یونانی فرعون پٹولمی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ خاندانی فرعون کو یونانیوں نے مار ڈالا تھا اور شاہی خاندان کے اکثر شہزادوں اور شہزادیوں کو قید میں ڈال دیا تھا۔ ان میں سے بہت سے شہزادے اور شہزادیاں قید کی تکلیفیں اٹھاتے اٹھاتے مرگئی تھیں۔ لوگ دبی زبان میں ان شہزادے شہزادیوں

کو یاد کرکے یونانیوں کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے تھے شاہی محل میں اور شہر میں یونانیوں کا قبضہ تھا۔ اگرچہ یونانی فرعون پٹولمی مصری فرعونوں کی طرح ان کے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتا تھا مگر لوگ اسے سخت ناپسند کرتے تھے اور اس وقت کا خواب دیکھ رہے تھے جب یونانی ڈاکو ان کی مقدس سرزمین سے نابود ہو جائیں گے اور فرعونوں کا خاندان ایک بار پھر تخت پر قبضہ کرے گا۔

عنبر نے دیکھا تھا کہ شہر میں یونانیوں نے کاروباری دکانیں کھول رکھی تھیں اور ان کے سپاہی زرہ بکتر پہنے بڑے غرور سے گھومتے پھرتے تھے۔ فوج میں بھی مصری سپاہیوں کی تعداد کو کم کرکے وہاں یونانی سپاہی بھرتی کر لئے گئے تھے۔ جس فرعون کو شکست دے کر یونانیوں نے مصر کے تخت پر قبضہ کیا تھا۔ یونانیوں نے اس کا اہرام بھی نہیں بننے دیا تھا۔ ورنہ یہ خاندانی فرعون کا ایک اہرام تھا جس میں اس کی ممی تابوت میں رکھی ہوئی تھی۔ اس بدنصیب فرعون کی لاش کو تابوت میں بند کرکے ایک پرانے اہرام میں ہی رکھ دیا گیا تھا۔ رعایا کو اس بات کا بھی شدید غم اور رنج تھا کہ ان کا فرعون بادشاہ پرانے اہرام میں بے یار و مددگار پڑا ہے۔

عنبر آج کے قاہرہ اور اس زمانے کے تھیبز کے بازاروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا۔ قہوہ خانوں میں بیٹھتا۔ لوگوں سے باتیں کرتا۔ ان کی باتیں سنتا۔ اس نے کسی کو اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ کسی کو اس پر ذرا سا شک بھی نہیں پڑا تھا کہ یہ ہزاروں سال سے زندہ چلا آ رہا ہے۔

شکست خوردہ بے یار و مددگار فرعون کو یونانیوں نے قتل کر ڈالا تھا۔ اس فرعون نے اپنی زندگی میں ہی اپنے لئے ایک اہرام بنانا شروع کر دیا تھا مگر وہ ابھی غیر مکمل ہی تھا کہ یونان نے مصر پر حملہ کر دیا۔ پھر فرعون کو شکست ہو گئی فرعون قتل ہو گیا اور یہ اہرام ادھورا ہی پڑا رہا۔

یہ اہرام یا ہرم تھیبز سے کافی دور صحرا میں اس جگہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا جہاں پرانے اہرام بنے ہوئے تھے اور جہاں ایک اہرام میں شکست خوردہ مقتول فرعون کی لاش تابوت میں پڑی تھی۔ ایک روز عنبر اپنے ماں باپ کی قبروں پر دعا کرنے گیا تو واپسی پر اس کی نگاہ اس ادھورے اور غیر مکمل اہرام پر پڑی۔ یہ اہرام آدھا بھی تعمیر نہیں ہوا تھا۔ اس کی بنیادیں ویسے کی ویسے ہی کھود کر چھوڑ دی گئی تھیں۔ شام کا وقت تھا۔ سورج صحرا میں غروب ہونے والا تھا۔ عنبر اس نامکمل اہرام کو دیکھ رہا تھا جو ایک عبرت انگیز ویران کھنڈر دکھائی دے رہا تھا۔ ایک ڈھلانی راستہ اہرام

کے نیچے تہہ خانوں کی یہ ویران اہرام کے اندر کون لوگ کوئی ہوتی ہے جتنا یہ اہرام زمین کے آگے چلنے لگا جیسے اس سے آدھا زمین کے نیچے "تہہ خانوں" راہ داریوں اور "تابوت خانوں" میں بٹا ہوتا ہے۔ غیر مکمل اہرام کا یہ ڈھلانی راستہ بھی ایسے ہی تہہ خانوں کی طرف جاتا تھا۔ اس اہرام کے نیچے تہہ خانے سرنگیں، راہ داریاں تو تعمیر ہو گئی تھیں مگر ابھی فرعون کا بڑا تابوت خانہ زیر تعمیر ہی تھا کہ جنگ شروع ہو گئی اور یہ کام وہیں رہ گیا۔

عنبر یونہی بلا سوچے سمجھے ڈھلانی راستے پر نیچے اترنے لگا۔ وہ ادھورے اہرام کے تہہ خانے دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کے لئے یہ چیزیں کوئی نئی نہیں تھیں۔ وہ ان سے خوف بھی نہیں کھاتا تھا۔ اس کا بچپن ایسی ہی جگہوں میں کھیلتے گزرا تھا۔ اہرام کی ڈھلان زمین کے کافی نیچے تک چلی گئی تھیں۔ اہراموں کی ڈھلانیں ایسی ہی ہوا کرتی تھیں۔ عنبر ان سے اچھی طرح واقف تھا۔ وہ دل میں اس فرعون کی بدقسمتی پر افسوس کر رہا تھا کہ جس کو اس اہرام میں موت کے بعد آرام کرنا نصیب نہ ہوا۔

اہرام کی ڈھلان ایک سرنگ میں جا کر ختم ہو گئی۔ یہاں ایک گہرا کنواں تھا۔ عنبر کو خوب معلوم تھا کہ اس قسم کے کنوؤں میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا۔ قہوہ خا... ر یہ اس لئے ہوتے تھے
...تل کرتا۔ ان کا ...سے تابوت کا سونا جواہرات لوٹنے
کی غرض سے اندر داخل ہو تو اس میں گر کر ہلاک ہو جائے
مگر یہ کنواں خالی تھا۔ اس میں نیزے نہیں لگائے گئے تھے
کنوئیں کے ساتھ ایک چھوٹا سا فٹ پاتھ دیوار کے ساتھ لگ
کر آگے جاتا تھا۔ عنبر اس چھوٹے سے فٹ پاتھ پر آگے
چلنے لگا۔ ڈھلان چونکہ کھلی تھی اور سورج کی آخری روشنی
ابھی باقی تھی اس لیے یہاں اندھیرا نہیں تھا۔ یہ فٹ پاتھ
آگے اندھیرے میں چلی گئی تھی۔

عنبر نے سوچا کہ اس جگہ سے واپس چلے جانا چاہیئے
آگے جا کر وہ کیا کرے گا سوائے ویران کوٹھڑیوں اور تاریک
تہہ خانوں کے وہاں کیا ہو گا۔ یہ سوچ کر وہ واپس جانے ہی
لگا تھا کہ اسے کچھ آدمیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دی۔ یہ بھنبھناہٹ
کی آواز جیسے دیوار کے پیچھے سے گزر کر آگے نکل گئی اور
غائب ہو گئی۔ عنبر رک گیا۔ اس نے کان کھڑے کر کے غور سے
سنا۔ دھیمی دھیمی آوازیں اب بھی آرہی تھیں۔ کسی وقت
لگتا کہ ایک آدمی بول رہا ہے۔ پھر دس بارہ آدمیوں کی بھنبھناہٹ
ایک دم سے بلند ہوتی اور غائب ہو جاتی۔ الفاظ بالکل
سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔

عنبر کو تجسس ہوا کہ یہ ویران اہرام کے اندر کون لوگ
ہو سکتے ہیں۔ وہ دیوار کا سہارا لے کر آگے چلنے لگا جب
کنوئیں کی فٹ پاتھ سے گزر کر آگے سرنگ میں پہنچا تو
یہاں آواز کی بھنبھناہٹ تھوڑی سی اونچی ہو گئی۔ مگر
الفاظ اب بھی اس کی سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔ عنبر
ٹھنڈی تاریک اور مرعوب سرنگ میں آگے چلتا گیا۔ وہ
اہرام مصر کی بھول بھلیوں سے خوب واقف تھا اندھیری
ٹھنڈی سرنگ ایک طرف کو مڑ گئی۔ یہاں اسے ایک
آدمی کی بالکل صاف آواز سنائی دی۔ وہ قدیم مصری زبان
میں کچھ شعر پڑھ رہا تھا۔

عنبر کا اندھیرے میں کسی پتھر سے پاؤں ٹکرا گیا۔ پتھر
ایک گڑھے میں گرا تو اس کی آواز پیدا ہوئی۔ آدمی کی آواز
فوراً رک گئی۔

عنبر بھی وہیں تاریک سرنگ میں ٹھہر گیا اور اندھیرے
میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ پھر اچانک کسی نے
پیچھے سے اس کو دبوچ لیا۔ عنبر ایک سیکنڈ میں اپنے آپ
کو چھڑا سکتا تھا مگر وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ خفیہ پراسرار
لوگ کون ہیں اور یہاں ویران اہرام میں کیا کر رہے ہیں
اس کا ایک ہی طریقہ تھا کہ وہ اپنا آپ ان کے حوالے کر دے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر یونہی ایک عام آدمی کی طرح چلانے لگا۔

مجھے چھوڑ دو کون ہو تم۔ کون ہو تم؟

پیچھے سے دو اور آدمیوں نے آکر عنبر کو اپنی طرف سے اپنی گرفت میں لے کر رسی سے اس کے بازو باندھ ڈالے اور آنکھوں پر رومال باندھ کر اسے سرنگ میں سے گزارتے ایک ایسی کوٹھڑی میں لے آئے جو مقتول مصری فرعون کا تابوت خانہ تھا مگر جہاں اس بدنصیب فرعون کو آرام کرنا نصیب نہیں ہوا تھا۔ قبر کے لئے گڑھا کھدا ہوا تھا اس گڑھے کے پاس رکھا چبوترے پر ایک دیا جل رہا تھا اور سات آدمی زمین پر آلتی پالتی مارے بیٹھے تھے ایک اونچا لمبا جوان آدمی چبوترے پر کھڑا تھا۔

عنبر کو اس کے سامنے لاکر اس کی آنکھوں کی پٹی کھول دی گئی۔ عنبر نے چاروں طرف نظریں گھما کر دیکھا چبوترے والا اونچا لمبا جوان کڑک کر بولا۔

تمہیں کس نے بھیجا ہے یہاں؟

عنبر بولا۔

میں اپنے آپ یہاں آیا ہوں۔ میں تو اس زیر تعمیر اہرام کی سیر کر رہا تھا کہ تمہارے آدمیوں نے مجھے پیچھے سے دبوچ لیا۔

اونچے لمبے جوان نے عنبر کے منہ پر ایک زوردار مکا مار دیا اور غرایا۔

غدار! تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم مصری ہو مگر یونانی فرعون کے ساتھ مل گئے ہو ہم تمہیں تمہاری غداری کی سزا دیں گے۔

اب ساری بات عنبر کی سمجھ میں آگئی۔ یہ لوگ یقیناً قدیم مصری فرعونوں کے خاندان اور مادرِ وطن کے وفادار تھے اور یونانی فرعون کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے سلسلے میں اس اہرام کے نیچے اپنی خفیہ میٹنگ کر رہے تھے۔ اس نے بظاہر گھبراہٹ کے ساتھ کہا۔

مجھے سزا دینے سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا میں بے گناہ ہوں۔

بیٹھے ہوئے آدمیوں میں سے ایک نے غصے میں کہا

کوئون! یہ غدار ہے یہ یونانی فرعون پوٹلی کا جاسوس لگتا ہے اس کی گردن اڑا دی جائے۔

اس گروہ کے لیڈر کا نام کوئون تھا۔ کوئون نے عنبر کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور اپنے آدمیوں سے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی گردن اڑا دی جائے ۔ لاؤ تلوار دو مجھے میں اس غدار کی اپنے ہاتھوں گردن اڑا دوں گا۔

عنبر نے مصنوعی گھبراہٹ ظاہر کی اور کہا

میں غدار نہیں ہوں ۔ میں غدار نہیں ہوں۔ مجھے جانے دو ۔

مگر کولون بولا ۔

ہم غداروں کو کبھی معاف نہیں کیا کرتے

اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھی سے تلوار لے کر پوری طاقت سے عنبر کی گردن پر وار کر دیا۔ سب کو یقین تھا کہ عنبر کی گردن کٹ کر نیچے گر پڑے گی مگر ایسا نہ ہوا۔ بلکہ اس کے برخلاف یہ ہوا کہ عنبر کی گردن سے تلوار لگتے ہی جھنجھنائی اور اس کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر زمین پر جا گرا اور دوسرا آدھا ٹکڑا کولون کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔

ان کے لئے یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی لیکن ایک آدمی نے چیخ کر کہا

کولون! اس غدار نے گردن میں لوہے کی زرہ پہن رکھی ہے۔

اس کے ساتھ ہی ایک آدمی نے کولون کی طرف دوسری

تلوار پھینکی ۔ کولون نے ٹوٹی ہوئی تلوار پھینکی اور نئی تلوار اچک لی اور دوسرا بھرپور وار عنبر کے سینے پر کیا اس بار بھی تلوار عنبر کے سینے پر پڑتے ہی دو ٹکڑے ہو گئی وہی آدمی پھر چلایا ۔

اس نے سینے پر بھی لوہے کی جالی پہن رکھی ہے۔

اب عنبر کو بھی غصہ آگیا۔ اس نے اپنی قمیض کو کھول کر سینہ ننگا کر دیا اور بولا

اگر تم اندھے نہیں ہو تو میرا سینہ دیکھو۔ میری گردن دیکھو۔ نہ میری گردن میں لوہے کی کوئی زرہ ہے اور نہ سینے پر لوہے کی جالی ہے دیکھو۔ غور سے دیکھو

چراغ کی روشنی میں ایک ایک نے اٹھ کر عنبر کے سینے اور گردن کو دیکھا ۔ واقعی وہاں کوئی لوہے کی زرہ یا جالی نہیں تھی ۔ کولون اس کی طرف حیرت سے تک رہا تھا پھر بولا۔

تم ۔ تم کون ہو؟ ۔ کیا تم جادوگر ہو؟

اب عنبر نے زمین پر بیٹھے ہوئے ایک بھاری بھرکم آدمی کو گردن سے پکڑ کر زمین سے پانچ فٹ بلند اٹھا لیا۔ اس نے موٹے آدمی کو یوں پکڑ رکھا تھا جیسے ہاتھ میں پانی کا لوٹا پکڑ رکھا ہو۔ یہ زبردست طاقتور آدمی ہی کر سکتا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے اس آدمی کو بڑے آرام سے زمین پر رکھ دیا اور کولون کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

کولون! اگر تم آدمی آدمی میں فرق محسوس نہیں کر سکتے۔ تو تمہیں ان لوگوں کا سردار بننے کا کوئی حق نہیں ہے۔

کولون اپنے غصے کو دباتے ہوئے بولا۔

تم ضرور کوئی جادوگر ہو۔ یونانیوں کے پاس اس قسم کے طلسم ہوا کرتے ہیں۔ تمہیں یونانی فرعون کے ساتھیوں نے یہ طلسم سکھا کر ہماری جاسوسی کے لئے بھیجا ہے۔

عنبر نے بڑے سکون کے ساتھ کہا

سنو کولون نہ تو میں کوئی جادوگر ہوں اور نہ ہی مجھے کسی نے تمہاری جاسوسی کے لئے بھیجا ہے۔

کولون نے پوچھا۔

پھر تم کون ہو اور تم میں اتنی طاقت کہاں سے آگئی کہ تلوار نے بھی تمہارے جسم پر کوئی اثر نہیں کیا؟

عنبر چبوترے پر اس کے قریب بیٹھ گیا وہ خود بھی مصری تھا۔ یہ لوگ اس کے ہم وطن تھے۔ عنبر کے دل میں اپنے وطن کی محبت پہلے ہی سے بیدار ہو چکی تھی۔ وہ

اپنے ان ہم وطن دوستوں کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ اسے بھی یہ بات سخت ناپسند تھی کہ اس کے وطن پر باہر سے آکر یونانی قبضہ کرلیں اس نے پرسکون لہجے میں کولون سے کہا۔

کولون! میرا نام عنبر ہے۔ میں تمہارا ہم وطن مصری ہوں۔ اور میرا تعلق فرعونوں کے خاندان سے ہے۔ تمہارے لئے میرا اتنا تعارف ہی کافی ہے۔ باقی میرے اندر غیر معمولی طاقت کہاں سے اور کیسے آگئی ہے! یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔

کولون اور دوسرے مصری نوجوان ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ کولون نے کہا

اگر تمہارا تعلق فرعون کے شاہی خاندان سے ہے تو پھر تم یوں مارے مارے کیوں پھر رہے ہو؟

عنبر نے کہا

یہ بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی۔

کولون نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا

یہ تمہیں بتانا ہی پڑے گا۔ ورنہ ہمارا شک دور نہیں ہو سکے گا۔

عنبر کو بھی اب غصہ آگیا اس نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں تمہارا نوکر نہیں ہوں کہ تمہیں ہر بات بتانا اپنا فرض سمجھوں۔ تم لوگ جو کچھ کر رہے ہو مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم سب جہنم میں جاؤ میں جا رہا ہوں۔

یہ کہہ کر عنبر کوٹھڑی سے باہر نکلنے لگا تو کولون نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

عنبر! اگر تم مصر کے وفادار ہو تو تمہیں وطن کی عزت پکار رہی ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ مادرِ وطن کو غیر ملکی ڈاکوؤں سے نجات دلائی جائے؟

عنبر رک گیا۔ پھر ان کے قریب آکر بولا۔

یہ بڑا لمبا معاملہ ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ تم اتنی آسانی سے یونانیوں کو اپنے ملک سے نہیں نکال سکو گے۔

تمہیں کیسے معلوم ہے۔ کولون نے سوال کیا۔

عنبر کو ساری تاریخ کے گزرے ہوئے اور آنے والے تمام واقعات کی خبر تھی۔ کیونکہ وہ خود ان میں سے گزر چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یونانی مصر پر ابھی کچھ مدت تک حکومت کریں گے۔ اور انہیں اس مدت سے پہلے کوئی مصر سے نہیں نکال سکتا۔ یہ بات وہ کولون کو

بتا بھی دیتا تو وہ اعتبار نہ کرتا۔ عنبر نے یہ سب کچھ سوچ کر کہا

میرے دوست! تاریخ کے اشاروں کو تم لوگ نہیں سمجھتے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ یونان ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ اس سے ٹکر لینا تم مٹھی بھر آدمیوں کا کام نہیں۔

کولون بولا۔

مصر کے محبِ وطن عوام ہمارے ساتھ ہوں گے۔

عنبر نے کہا

چاہے کچھ ہو۔ تاریخ کے فیصلے کو تم نہیں ٹال سکو گے۔ بہرحال میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

ایک نوجوان نے کہا

اس کا مطلب ہے کہ تم وطن کے غدار ہو۔

عنبر کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ صبر کر کے خاموش رہا پھر بولا۔

میں غدار نہیں ہوں۔ میں وہ شخص ہوں جس نے تاریخ کو اپنی آنکھوں کے سامنے گزرتے اور تحریر ہوتے دیکھا ہے۔ ابھی مصر پر مقدونیہ کے نوجوان جرنیل سکندرِ اعظم کا حملہ ہوگا۔ وہ تمہارے دریائے نیل کے کنارے اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نام پر ایک شہر اسکندریہ آباد کرے گا۔ تمہارے مصری عوام سکندر اعظم کو دیوتا سمجھ کر اس کی پوجا کریں گے۔ ہاں تمہارے کاہن ایسا نہیں کریں گے۔

کولون اور دوسرے انقلابی نوجوان عنبر کی باتوں کو حیرت سے سن رہے تھے۔ انہیں عنبر کی باتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ لیکن عنبر یہ بھی جانتا تھا کہ سکندر مقدونیہ میں پیدا ہو چکا ہے۔

کولون ہنس پڑا اور بولا۔

عنبر! اب معلوم ہوا کہ تم دیوانوں کی طرح بھی باتیں کرنے لگتے ہو۔ ہم تمہیں اپنی مدد کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ کاش! تم ہمارے ساتھ ہوتے۔ پھر ہمارا کام بے حد آسان ہو جاتا۔

عنبر نے کہا۔

کاش میں ایسا کر سکتا۔ لیکن میں تاریخ کے ان واقعات کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا جو ابھی وقت کے پردے میں چھپے ہوئے ہیں۔

کولون نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا

تمہاری مرضی۔ لیکن تم مجھے یا تو دیوانے لگتے ہو یا کوئی پر اسرار جادوگر۔

عنبر نے مسکراتے ہوئے کہا

تم مجھے دیوانہ ہی سمجھو تو زیادہ اچھا ہے۔

عنبر خدا حافظ کہہ کر جانے لگا تو کولون نے کہا

کیا تم اپنے وطن کے لئے ایک چھوٹا سا کام نہیں کرو گے۔

مجھے کام بتاؤ۔ اگر کر سکا تو ضرور کروں گا۔

عنبر نے جواب دیا۔

کولون بولا۔

یونانیوں نے ہمارے ملک پر فتح حاصل کرنے کے بعد ہمارے فرعون کو مار ڈالا تھا اور انہوں نے ہمارے فرعون کا مقدس ہار بھی اپنے قبضے میں میں کر لیا ہے جس پر دیوی اسیری کا نقش کندہ ہے۔ یہ ہار یونانی فرعون نے اپنے محل کی خوابگاہ میں سونے کے ڈبے میں رکھا ہوا ہے یہ ہم مصریوں کی قومی امانت ہے اور کسی حالت میں بھی دشمن کے پاس نہیں رہنی چاہیئے۔ کاہن اعظم ہمارے ساتھ ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگر ہم اس مقدس ہار کو کسی طرح حاصل کر لیں تو ہم اپنے وطن سے غیر ملکی یونانیوں کو بھگا سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں وہ مقدس ہار واپس لا دو۔ یہ کام تم کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکتے ہو۔

عنبر نے سوچا کہ مقدس ہار لا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان لوگوں کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور وہ مادر وطن کے کام بھی آ سکے گا۔ اس نے کہا۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ مقدس ہار یونانی فرعون کی خواب گاہ سے نکال کر تمہارے حوالے کر دوں گا۔

کولون اور اس کے انقلابی ساتھی بہت خوش ہوئے۔ کولون نے کہا۔

یونانی فرعون کی خواب گاہ میں جو کنیز اس کے پلنگ پر خوشبوئیں چھڑکتی ہے اس کا نام مرلیطہ ہے۔ وہ ہماری ساتھی ہے اس نے ہمیں خواب گاہ کا پورا نقشہ بتا دیا ہے وہ تمہیں خواب گاہ کے باہر ملے گی اور تمہاری مدد کرے گی

عنبر بولا۔

اگر مرلیطہ خواب گاہ میں کام کرتی ہے تو وہ مقدس ہار کیوں نہیں نکال لاتی ؟

کولون بولا۔

مقدس ہار جس ڈبے میں بند ہے اس پر شاہی مہر لگی ہے جس کو کوئی عام طاقت رکھنے والا انسان نہیں

توڑ سکتا۔ یہ فولاد کی مہر ہے۔ چونکہ تم میں غیر معمولی طاقت ہے اس لئے صرف تم ہی ڈبے کی مہر توڑ کر مقدس ہار لا سکتے ہو۔

عنبر نے پوچھا۔

مرلیطہ کنیز خواب گاہ میں کس مقام پر ملے گی ؟

کولون نے عنبر کو بتایا کہ مرلیطہ کنیز شام کو خواب گاہ میں چلی جاتی ہے۔

اگر تم اس کے پاس کسی بھیس میں پہنچ جاؤ اور تین بار کولون کولون کولون کا نام اس کے سامنے لو گے تو وہ سمجھ جائے گی کہ تمہیں ہم نے بھیجا ہے پھر وہ تمہیں اس ڈبے تک لے جائے گی جس میں مقدس ہار بند ہے اس کے بعد تمہارا کام شروع ہو جائے گا۔

عنبر نے وعدہ کیا کہ وہ آج شام ہی شاہی محل میں جانے کی کوشش کرے گا۔

کولون بولا۔

ہم ہر رات اس ویران اہرام کے تہہ خانے میں تھوڑی دیر کے لئے جمع ہوتے ہیں اگر تم ہار نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو یہاں ہمارے پاس لے آنا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر یہ کہہ کر وہ کوشش کرے گا ویران اہرام کے تہہ خانے سے باہر نکل آیا اور واپس ناگ، ماریا اور تھیوسانگ کی طرف روانہ ہوگیا۔

تھیوسانگ، ماریا اور ناگ سرائے میں موجود تھے۔ پہلے عنبر کو خیال آیا کہ وہ مصر کے باغی نوجوانوں کی خفیہ سرگرمیوں کے بارے میں انہیں بتادے پھر اس نے سوچا کہ یہ اس کے اپنے وطن کا معاملہ ہے۔ ناگ تھیوسانگ اور ماریا کو بتانا اتنا ضروری نہیں ہے چنانچہ وہ خاموش رہا۔ ماریا نے پوچھا کہ وہ کہاں کہاں پھرتا رہا ہے۔ تھیوسانگ بولا۔

بھئی یہ عنبر بھائی کا اپنا وطن ہے۔ وطن کی گلیاں اسے بڑی عزیز ہوتی ہیں۔

ناگ کہنے لگا۔

عنبر بھائی۔ ان دنوں تو تمہارے مصر پر یونانیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ مصر کے پرانے فرعونوں کی بادشاہت ختم ہو گئی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

عنبر گہرا سانس بھر کر بولا۔

اس کا مجھے افسوس ہے۔ کسی بھی غیر ملک کے بادشاہ کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ فوج لے کر کسی دوسرے ملک پر حملہ کرے اور پھر وہاں کا بادشاہ بن کر بیٹھ جائے

ماریا نے کہا۔

میں نے شہر میں چل پھر کر محسوس کیا ہے کہ لوگ دبی زبان میں یونانی فرعون کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

تھیوسانگ بولا۔

یہ قدرتی بات ہے کہیں اس ملک میں بغاوت نہ ہو جائے۔

ناگ ہنسا۔

تھیوسانگ! تم شاید تاریخ سے واقف نہیں ہو ابھی یونانی مصر پر کچھ مدت تک اور حکومت کریں گے۔ تب کہیں جاکر فرعونوں کا اصل خاندان تخت پر قبضہ کرے گا

عنبر خاموش بیٹھا رہا۔ ناگ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ ماریا نے بات کا موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

عنبر! میرا خیال ہے ہمیں فرعونوں کے شاہی قبرستان میں ایک بار چل کر دیکھنا چاہیئے کہ وہاں کتنی قبریں ہیں اور وہ قبر کہاں کھودی ہوگی۔ جہاں تمہارا تابوت دفن کیا جائے گا۔

عنبر نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹھیک ہے۔ کسی بھی وقت چل کر جگہ کا انتخاب کر لیں گے۔

تھیو سانگ بولا۔

تو پھر آج شام کو چلے چلتے ہیں۔

عنبر نے تو آج شام کو شاہی محل میں جانا تھا اس نے کہا

شام کو اندھیرا ہوتا ہے۔ ہمیں دوپہر کو چلنا چاہیئے

ماریا ہنستے ہوئے بولی۔

عنبر! ہوش کرو۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ بھول گئے کہ ہم تو اندھیرے میں بھی دیکھ لیتے ہیں۔

عنبر کھسیانا سا ہو کر مسکرایا اور اٹھتے ہوئے بولا۔

ارے۔ میں تو بھول ہی گیا تھا۔ لیکن ماریا دوپہر کے وقت ہم زیادہ آسانی سے قبر کے لئے جگہ دیکھ سکیں گے۔

ناگ نے کہا۔

عنبر ٹھیک کہتا ہے۔ ہم تھوڑی دیر میں چل دیں گے

دوپہر کے بعد عنبر ناگ ماریا اور تھیو سانگ سرائے سے نکل کر شاہی قبرستان کی طرف چل پڑے۔ یہ قبرستان ان لوگوں نے پہلے بھی دیکھا تھا۔ وہ کئی بار اس قبرستان میں آ چکے تھے۔ عنبر تو اسی قبرستان میں بچپن میں کھیلتا رہا

تھا وہی پرانی ٹوٹی پھوٹی قبریں تھیں یونانی فرعون نے جب سے تخت پر قبضہ کیا تھا۔ اس قبرستان کی حالت اور زیادہ خستہ ہو گئی تھی۔ عنبر نے اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کی قبروں سے تھوڑی دور فرعون کے ایک رشتہ دار کی قبر کے پاس جگہ چنی اور کہا:

اس جگہ تم لوگ میری قبر کھود سکتے ہو:

ناگ نے عنبر کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

خدا نہ کرے کہ کبھی ہمیں یہ منحوس کام کرنا پڑے یہ تو تمہاری مصنوعی قبر ہو گی۔

عنبر بولا۔

میرا مطلب بھی یہی تھا کہ تم میری مصنوعی قبر اس جگہ کھودنا۔

ماریا اور تھیو سانگ ہنسنے لگے۔ ماریا نے کہا

یہ کام ہمیں ابھی سے شروع کر دینا چاہیئے۔

عنبر نے کہا

اس کام کے لئے ہمیں شہر سے دو چار مزدور لانے ہوں گے۔ ہم انہیں یہی کہیں گے کہ شاہی خاندان کا ایک گمنام بوڑھا مر گیا ہے اس کی قبر کھودنی ہے۔

اچھا خیال ہے۔ تھیو سانگ بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیسرے پہر ناگ تھیوسانگ اور ماریا شاہی قبرستان میں دو مزدوروں کو ساتھ لے کر قبر کھودنے لگے۔ دوسری طرف عنبر نے شاہی محل کا رخ کیا تاکہ جائزہ لے سکے کہ شام کو وہ کہاں سے محل میں داخل ہو سکتا ہے۔ محل کے چاروں طرف بڑا سخت پہرہ لگا تھا۔ کوئی چڑیا بھی وہاں پر نہیں مار سکتی تھی۔ عنبر کو احساس ہوا کہ محل میں داخل ہونا اتنا آسان نہیں ہے جتنا وہ سمجھ رہا تھا۔ یونانی سپاہی زرہ بکتر پہنے جگہ جگہ پہرہ دے رہے تھے۔

کولون نے عنبر کو محل کا وہ کونا بتا دیا تھا جہاں دوسری منزل میں یونانی بادشاہ کی خواب گاہ تھی۔ اسی خواب گاہ میں مریطہ نام کی کنیز سے عنبر کو ملنا تھا۔ کچھ دیر محل کی بلند دیوار کے آس پاس پھرتے رہنے کے بعد عنبر واپس آگیا ناگ کو عنبر کی نقل و حرکت پر کچھ شک پڑ گیا تھا جب عنبر نے یہ کہا کہ وہ شام کو شاہی قبرستان میں نہیں جائے گا تو ناگ کا شک یقین میں بدل گیا کہ عنبر شام کو کسی دوسری جگہ جانے کا پروگرام بنا چکا ہے۔

ناگ نے یہ بات ماریا اور تھیوسانگ کو بھی نہ بتائی۔ اور عنبر کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ شام کے وقت جب شہر پر ہلکا ہلکا اندھیرا اتر آیا تو عنبر دریا کی سیر

کا بہانہ بنا کر چل دیا۔ ماریا اور تھیوسانگ نے اسے اس لئے نہ روکا کہ یہ عنبر کا وطن تھا اور وہ اپنی بچپن کی یادیں تازہ کر رہا تھا مگر ناگ اس کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ ناگ نے اپنے اندر ایک اہم تبدیلی یہ کی کہ اپنے جسم سے اڑنے والی خاص خوشبو کو بند کر دیا۔ اب اس کے دوستوں میں سے کوئی بھی اس کی خوشبو محسوس نہیں کر سکتا تھا۔

عنبر شہر کے نیم روشن بازاروں میں سے گزرتا ہوا شاہی محل کی پچھلی دیوار کی طرف چلا جا رہا تھا۔ ناگ ایک چھوٹی چڑیا کی شکل میں اس کے اوپر پرواز کرتا اس کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ شاہی محل کی کونے والی عقبی دیوار کے نیچے ایک زرہ بکتر والا یونانی سپاہی نیزہ ہاتھ میں لئے چل پھر کر پہرہ دے رہا تھا۔ وہاں کبھی کسی کو آنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی اس لئے یونانی سپاہی بڑی بے نیازی سے پہرہ دے رہا تھا۔ عنبر اس کی اس غفلت سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ ناگ ایک چڑیا کا روپ دھارے پہلے ہی سے شاہی محل کی دیوار پر جا بیٹھا ہے اور اپنی گردن نیچے جھکائے عنبر کی نقل و حرکت کو غور سے دیکھ رہا ہے۔ عنبر ایک چھوٹے سے ٹیلے کے پیچھے چھپ کر یونانی سپاہی کو تکنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرکٹا ناگ

ناگ نے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ عنبر شاہی محل میں کسی پُر اسرار مشن پر جانے والا ہے۔ وہ محل کی منڈھیر پر بیٹھا غور سے عنبر کو تک رہا تھا۔ عنبر نے جب دیکھا کہ یونانی سپاہی اس سے آگے نکل گیا ہے تو وہ شیر کی طرح اپنی جگہ سے اچھلا اور سپاہی کی گردن پر جا کر گرا۔ سپاہی بوکھلا کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش میں چلایا

مدد! مدد!

یہ بڑی خطرناک بات تھی۔ وہاں سارے سپاہی اکٹھے ہو سکتے تھے اور عنبر کا مشن ناکام ہونے کا ڈر تھا۔ عنبر نے سپاہی کی گردن دبوچ لی۔ زرہ بکتر کی وجہ سے سپاہی کی گردن آسانی سے دبائی نہیں جا رہی تھی۔ سپاہی عنبر کی بے پناہ طاقت کے آگے بے بس ضرور تھا مگر وہ چلائے جا رہا تھا۔ عنبر نے اس کی آواز بند کرنے کے لئے اس کی

گردن پر چڑھی ہوئی لوہے کی پلیٹ پر زور سے ہاتھ مارا۔ لوہے کی پلیٹ سپاہی کی گردن میں آدھی دھنس گئی سپاہی کا زندہ رہنا ناممکن تھا۔ وہ تو مر گیا مگر اس کی آواز سن کر دو سپاہی نیزے لہراتے اس کی مدد کو دوڑ پڑے تھے۔

ناگ نے اوپر سے دو یونانی سپاہیوں کو بھاگے آتے دیکھا تو فوراً غوطہ لگا کر نیچے آیا اور سانپ کا روپ دھار کر ان میں سے ایک کے ماتھے پر اچھل کر ڈس دیا وہ گھبرا کر سانپ کا روپ کو ہاتھ سے نیچے کھینچنے لگا تو ناگ وہاں سے اچھل کر دوسرے سپاہی کے ماتھے پر ڈس چکا تھا۔

ناگ کے زہر کو سہارنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ دونوں سپاہی بے حس ہو کر زمین پر گر پڑے۔ عنبر انہیں حیرت سے تکنے لگا۔ ناگ نے اپنے جسم کی خوشبو کو خارج کرنا شروع کر دیا۔ اچانک عنبر کو ناگ کی خوشبو آئی تو وہ آہستہ سے بولا۔

ناگ! یہ تم ہو؟

ناگ انسانی شکل میں آیا اور عنبر کو کھینچ کر محل کی دیوار کے پیچھے اندھیرے میں لے گیا۔

یہ تم کیا حماقت کر رہے ہو عنبر؟ یہاں کس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے آئے ہو؟

عنبر پہلے تو خاموش رہا پھر مختصر لفظوں میں اس نے ناگ کو ساری بات بتا دی کہ وہ یونانی فرعون کی خواب گاہ سے شاہی خاندان کا مقدس ہار نکالنے آیا ہے جو اہل مصر کی امانت ہے ناگ بولا۔

لیکن تم محل کے اندر جاؤ گے تو سب کو پتہ چل جائے گا۔ تم کو تو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچے گا مگر خبردار ہو جانے پر مقدس ہار وہاں سے غائب کر دیا جائے گا۔ اس بارے میں بھی تم نے سوچا تھا؟

عنبر بولا۔

اس وقت میں اکیلا تھا۔ اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اب تم آگئے ہو تو اس سلسلے میں میری مدد کرو۔ یہ میرے وطن کی عزت کا سوال ہے۔ میں اپنے مادر وطن کا مقدس ہار یونانیوں سے چھین کر مصری انقلابیوں کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔

ناگ مسکرایا۔

عنبر! تم کہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں تمہیں تو یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ٹھہرو۔ میں اوپر جاتا ہوں اور کنیز مریطہ سے خود مل کر ہار لے

آتا ہوں۔

عنبر نے کہا۔

ہار ایک مہر بند ڈبے میں ہے۔ وہ تالا بے حد مضبوط ہے تم اسے توڑ نہ سکو گے۔ میرا تمہارے ساتھ جانا ضروری ہے۔

ناگ بولا۔

ان تین پہرہ داروں کو تو ٹھکانے لگا چکے ہو۔ اب ادھر کا علاقہ خالی ہو گیا ہے۔ تم اسی جگہ ٹھہرو میں اوپر جا کر تمہارے لئے راستے کا بندوبست کرتا ہوں۔

ناگ یہ کہہ کر پرندے کی شکل میں محل کی چھت پر پہنچ گیا۔ اس نے ادھر ادھر اڑ کر دیکھا تو اسے ایک جگہ بارہ دری میں ایک کنیز کھڑی دکھائی دی۔ یہ مریطہ کنیز تھی اور اپنے آدمیوں کے کہنے کے مطابق وہاں کھڑی عنبر کا انتظار کر رہی تھی۔ ناگ نے انسانی شکل اختیار کی اور اس کے قریب گیا۔ مریطہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور بولی۔

کون ہو تم؟

ناگ کو عنبر نے تین بار "کون" کہنے کا نہیں بتایا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ بولا۔

اگر تم مرلیطہ کنیز ہو تو میں عنبر کا بھائی ہوں وہ محل کی دیوار کے نیچے آگیا ہے مگر اسے اوپر آنے کے لئے کسی کمند کی ضرورت ہے۔

مرلیطہ کنیز نے جھک کر نیچے دیکھا۔ اندھیرے میں اسے دیوار کے ساتھ ایک انسانی سایہ دکھائی دیا۔ اس کے آدمیوں نے اسے عنبر کا حلیہ بتا دیا تھا مگر وہ اندھیرے میں عنبر کو نہیں دیکھ سکتی تھی اس نے ناگ سے کہا

تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ آدمی عنبر ہی ہے؟

ناگ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے۔ بولا۔

بہن اب وہ اوپر آکر ہی ثبوت دے سکتا ہے تم کہیں سے رسی لادو تاکہ میں نیچے لٹکا کر اسے اوپر بلا لوں۔ پھر وہ خود ہی اپنی شناخت کروا دے گا۔

محل کی چھت کا یہ کونے والا حصہ ویران اور سنسان تھا۔ مرلیطہ کنیز چلی گئی۔ چند لمحوں کے بعد واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ریشمی رسی تھی۔ ناگ نے رسی نیچے لٹکا دی۔ عنبر اسے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا۔ اس کے اوپر آتے ہی کنیز نے اس پر سوال کر دیا۔

تمہاری شناخت کیا ہے؟

عنبر نے کہا

کوبون! کوبون! کوبون!

مرلیطہ کنیز فوراً سمجھ گئی کہ یہی عنبر ہے۔ اس کا حلیہ بھی وہی تھا جو اسے بتایا گیا تھا۔ اس نے عنبر سے کہا

اپنے اس بھائی کو اسی جگہ ٹھہرنے کے لئے کہو۔ میں تم دونوں کو اپنے ساتھ لے جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتی۔

عنبر نے ناگ سے کہا

ناگ! تم اسی بارہ دری میں میرا انتظار کرو۔

ناگ بولا۔

ٹھیک ہے مگر اپنا خیال رکھنا۔

عنبر مرلیطہ کنیز کے ساتھ چھت کے درمیان بنی ہوئی بارہ دری کی طرف چلا گیا۔ اس بارہ دری میں ایک زینہ نیچے محل کے اندر جاتا تھا۔ مرلیطہ نے عنبر سے کہا

بڑی احتیاط سے چلنا اور جہاں میں تمہیں ٹھہرنے کو کہوں وہیں رک جانا۔

زینہ اتر کر ایک خوبصورت راہداری آگئی جس کے فرش پر قیمتی قالین بچھے تھے اور فانوس جگمگا رہے تھے۔ مرلیطہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے عنبر کو سیڑھیوں میں ہی ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود راہداری میں سے گزرتی شاہی خواب گاہ میں داخل ہو گئی۔ اس وقت شاہی خواب گاہ میں ملکہ اور بادشاہ موجود نہیں تھے۔ دونوں شاہی حمام میں غسل کر رہے تھے۔ رات کو سونے سے پہلے بادشاہ غسل کرنے کا عادی تھا۔ یہ یونانیوں کی پرانی روایت تھی کہ وہ غسل کرنے سے پہلے غلاموں سے جسم پر مالش بھی کرواتے تھے۔

مریطہ کنیز نے جب دیکھا کہ وہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے تو اس نے عنبر کو خواب گاہ میں بلالیا۔ عنبر خواب گاہ کو دیکھتے ہی رہ گیا۔ یونانی فرعون نے مصری فرعونوں سے بھی بڑھ چڑھ کر خواب گاہ کی آرائش کر رکھی تھی عود و عنبر کی خوشبوئیں اڑ رہی تھیں۔ سونے کا فانوس روشن تھا جس میں قیمتی ہیرے جواہرات جڑے تھے۔ مریطہ عنبر کو اس کونے میں لے گئی جہاں ایک تپائی پر سونے کا بڑا بکس رکھا تھا۔ کنیز نے کہا

" اہل مصر کی مقدس امانت یعنی ہار اس ڈبے میں بند ہے مگر اس کی مہر فولاد کی ہے۔ اسے اس طریقے سے توڑنا ہوگا کہ آواز پیدا نہ ہو۔ تمہارے پاس وقت بھی بہت کم ہے۔ بادشاہ اور ملکہ کسی وقت

بھی آ سکتے ہیں۔"

عنبر نے فولاد کی تالہ نما مہر کو غور سے دیکھا۔ اس میں ایک فولادی سلاخ کنڈے کے اندر چلی گئی تھی۔ یہ سلاخ اتنی مضبوط تھی کہ اسے ایک عام آدمی ہتھوڑے کی ضرب سے بھی نہیں توڑ سکتا تھا۔ عنبر نے سلاخ کے اندر اپنی دونوں انگلیاں ڈال کر اسے اپنی طرف ہلکا سا جھٹکا دیا تو سلاخ کنڈے میں سے نکل کر باہر آ گئی۔ کنیز حیرانی سے عنبر کو تکنے لگی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ عنبر نے جلدی سے ڈبہ کھولا اور یہ دیکھ کر دونوں ششدر رہ گئے کہ ڈبہ اندر سے خالی تھا۔

مقدس ہار اس کے اندر نہیں تھا۔

عنبر نے کنیز کی طرف دیکھا۔ کنیز پریشان ہو گئی تھی اور کہنے لگی۔

" اس ڈبے کو اسی طرح بند کر دو۔ مقدس ہار بادشاہ نے کسی دوسری جگہ رکھوا دیا ہوگا۔ تم جلدی سے نکل جاؤ۔ میں کوتوال کو بتا دوں گی۔"

عنبر شاہی خواب گاہ سے باہر آ کر راہداری میں سے چھلانگ لگا کر سیڑھیوں میں آ گیا اور پھر زینہ چڑھ کر چھت کی بارہ دری میں نکل آیا۔ رات اب گہری ہو گئی تھی۔ محل کے کونوں پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دور دور مشعلیں روشن کر دی گئی تھیں۔ ناگ نے عنبر کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اندھیرے ہی سے نکل کر اس کے قریب آ گیا اور بولا۔

مقدس ہار مل گیا کیا؟

نہیں۔ عنبر نے آہستہ سے کہا

پھر اسے ساری بات بتائی۔ ناگ بولا۔

یہ اتنا قیمتی ہار ہے کہ بادشاہ کو اس کی حفاظت کی بہت فکر ہوگی۔ اس نے اسے شاہی خزانے میں رکھ دیا ہوگا۔

ہر پلٹ پر آہستہ آہستہ چلتا دوسری بارہ دری میں آ گیا۔ در محل کی دیوار سے نیچے اندھیرے پر جھکا۔

ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ اس جگہ سے دور جا کر تفصیل سے بات کریں گے۔

ریشمی کمند ابھی تک وہاں موجود تھی۔ عنبر اس کے ذریعے نیچے اتر گیا ناگ نے کمند کو لپیٹ کر بارہ دری کی ایک طرف پھینک دیا اور پھر خود بھی چڑیا کا روپ دھار کر عنبر کے پاس پہنچ گیا۔ عنبر نے کہا

تم سرائے میں جاؤ اور تھیوسانگ کے پاس جاؤ میں ویران اہرام میں کولون سے ملاقات کر کے آتا ہوں اسے

صورت حال سے باخبر کرنا ضروری ہے۔

ناگ نے عنبر کو سمجھایا کہ وہ اس کام میں اب نہ آئے اور اس کے ساتھ ہی واپس چلا چلے مگر عنبر بولا۔

ناگ! یہ میرا جذباتی معاملہ ہے۔ میں مصری ہوں اور یہ مقدس ہار ہماری مقدس امانت ہے میں اسے یونانی بادشاہ کے خزانے میں نہیں دیکھ سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ یونانی فرعون نے ہار کو اپنے ملک پہنچا دیا ہو۔

ناگ نے اس کے بعد عنبر کو مجبور نہ کیا اور چلا گیا۔

عنبر وہاں سے سیدھا ویران اہرام میں جا پہنچا۔ ابھی آدھی رات نہیں ہوئی تھی اور کولون اور اس کے باغی ساتھی ابھی وہاں نہیں پہنچے تھے۔ عنبر اہرام کے باہر ایک طرف بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا۔ جب رات آدھی گزر گئی تو اسے دور سے کچھ انسانوں کے سائے اہرام کی طرف آتے نظر آئے۔ عنبر ایک طرف چھپ گیا۔ جب وہ قریب آئے تو عنبر نے انہیں پہچان لیا۔ آگے آگے کولون اپنے جسم کو سیاہ لبادے میں چھپائے آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

عنبر نے اسے اس کا نام لے کر پکارا اور پھر اوٹ سے باہر نکل آیا۔

عنبر تم؟ کولون بولا۔ کیا مقدس ہار مل گیا تمہیں؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے اسے ساری کہانی بیان کر دی۔ کولون اسے اپنے ساتھ نیچے تہہ خانے میں لے آیا اور بولا۔

ابھی تک ہماری ساتھی کنیز کی جانب سے مجھے کوئی پیغام نہیں ملا۔ مگر تم ٹھیک ہی کہتے ہو گے۔

اس کے ساتھی بھی مقدس ہار کے نہ ملنے پر پریشان سے ہو گئے۔ کولون نے کہا

اس منحوس یونانی فرعون نے ضرور مقدس ہار کسی دوسری جگہ پر رکھوا دیا ہے۔ اگر وہ اسے یونان لے گیا تو پھر اس کو حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ہمیں جتنی جلدی ہو سکے اپنے بزرگوں کی نشانی مقدس ہار کو واپس لانا ہو گا۔

اتنے میں باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی۔ ایک نوجوان باغی بھاگ کر باہر گیا۔ جب واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اجنبی نوجوان بھی تھا۔ یہ اجنبی نوجوان بھی اسی ٹولی کا آدمی تھا۔ اس کو مریطہ کنیز نے ایک خاص پیغام دے کر بھیجا تھا۔ اس نے آتے ہی کولون کو بتایا کہ مریطہ کنیز نے پتہ کیا ہے کہ مقدس ہار یونانی ساحرہ طروشی کے قبضے میں دے دیا ہے جو اپنے

مکان میں طلسمی حصار میں رکھے ہوئے ہے۔

کولون نے عنبر سے کہا

یونانی ساحرہ طروشی بادشاہ پوٹلمی کی بڑی منہ چڑھی ہے اور بادشاہ اسے یونان سے اپنے ساتھ لایا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ طروشی کے پاس ایسا ایسا طلسم ہے کہ وہ زندہ آدمی کا آدھا دھڑ غائب کر دیتی ہے مگر میں اس بک بک کو نہیں مانتا۔

عنبر کہنے لگا۔

کولون! طلسم کمزور آدمی پر اثر دکھاتا ہے ایک بہادر اور بلند کردار والے نوجوان پر طلسم کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میں یونانی ساحرہ کے قبضے سے مقدس ہار نکلوا کر رہوں گا۔ مجھ پر اس کے طلسم کا اثر نہیں ہو گا تم بے فکر رہو۔

کولون نے کہا

پھر بھی تمہیں بے حد احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ ہم نہیں چاہتے کہ یونانی جادوگرنی طروشی کو کسی طرح سے بھی تمہارا علم ہو جائے۔ کیونکہ وہ کم از کم اور کچھ نہیں تو مقدس ہار کو ضرور کہیں گم کر سکتی ہے۔ یہ ہمارا بہت بڑا نقصان ہو گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے کہا

"میں ایسا نہیں ہونے دوں گا کوون۔ مجھے یہ بتاؤ کہ یہ یونانی ساحرہ طردشی مصر میں کہاں رہتی ہے؟"

کوون بولا۔

"اور کہاں رہتی ہوگی۔ بادشاہ کے محل کے پاس ایک باغ میں سیاہ پتھروں کے ایک دو منزلہ مکان میں رہتی ہے۔ ڈر کے مارے ادھر کوئی نہیں جاتا۔ یونانی ساحرہ بھی بہت کم مکان سے باہر نکلتی ہے۔"

عنبر نے کہا

"ٹھیک ہے کوون! اگر مقدس ہار اس یونانی جادوگرنی کے پاس ہی ہے تو میں اسے لے کر ہی واپس آؤں گا۔"

اتنا کہہ کر عنبر واپس چلا آیا۔

عنبر نے ناگ کو یہ سب کچھ بتایا تو وہ کہنے لگا

"ہمیں تھیوسانگ اور ماریا سے بھی مشورہ کر لینا چاہیئے ان کو بے خبر رکھنا مناسب نہیں۔"

جب عنبر اور ناگ نے اس نئے مشن کے بارے میں ماریا اور تھیوسانگ کو آگاہ کیا تو تھیوسانگ کچھ ناراض سا ہو کر بولا۔

"میرے دوستو! یہ کیا تم لوگوں نے بیچ میں ایک نیا کام کھڑا کر دیا ہے۔ ہم کیٹی کو بچانے کے مشن پر جانے والے ہیں اس کو بھول جاؤ۔"

عنبر نے گھور کر تھیوسانگ کو دیکھا اور کہا

"تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ تم مصر کے رہنے والے نہیں ہو۔ مصر تمہارا وطن نہیں ہے۔ تمہیں مقدس ہار سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔"

ماریا جانتی تھی کہ عنبر اس معاملے میں بڑا جذباتی ہو رہا ہے اور اسے ہونا بھی چاہئے تھا۔ کیونکہ ہر آدمی کو اپنے وطن سے پیار ہوتا ہے۔ لوگ تو اپنے وطن کی خاطر جان بھی دے دیتے ہیں۔ ماریا نے فوراً کہا

"عنبر ٹھیک کہتا ہے تھیوسانگ۔ اس مشن پر ہم عنبر کے ساتھ ہیں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔ مردہ بستی کے گورکن تو ہر ماہ کی سب سے زیادہ اندھیری رات کو فرعونوں کے قبرستان میں آتے ہیں۔ اگر اس ماہ نہیں تو ہم اگلے ماہ کیٹی کی تلاش میں نکل چلیں گے مگر سب سے پہلے عنبر کی خاطر ہمیں مقدس ہار کو حاصل کرنا ہوگا۔"

عنبر بڑا خوش ہوا۔ تھیوسانگ گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا بہن! میرا مطلب یہ نہیں تھا اگر عنبر کا یہ جذباتی معاملہ ہے تو میں سب سے بڑھ چڑھ کر اس مشن میں حصہ لوں گا۔

عنبر نے کہا۔

فی الحال تم میں سے کسی کو ہمارے ساتھ چلنے کی ضرورت نہیں۔ میرے ساتھ ناگ ہی کافی ہے اگر ضرورت پڑی تو ہم تمہیں خبر کر دیں گے۔

ماریا کہنے لگی۔

یونانی ساحرہ طروشی آخر ایک جادوگرنی ہے وہ تم لوگوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

ناگ نے کہا

اگر ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے تو تمہیں بھی اس سے خطرہ ہو سکتا ہے۔ ایک ہی بات ہے۔ پہلے میں اور عنبر مقدس ہار کے لیے کوشش کریں گے۔ اگر ناکام رہے تو پھر تم لوگ کوشش کر کے دیکھ لینا۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم اس مشن پر چاروں ایک ساتھ چل پڑیں۔

عنبر بولا۔

ناگ ٹھیک کہتا ہے۔ پہلے ہمیں کوشش کر لینے دو۔

ماریا اور تھیوساگ نے انہیں اجازت دے دی۔

پس دوسرے روز ناگ اور عنبر سرائے سے نکلے اور شاہی محل کے قریب اس ویران باغ میں آگئے جہاں دور ایک جگہ درختوں کے درمیان سیاہ پتھروں کا ایک دو منزلہ مکان بنا ہوا تھا۔ اس سیاہ مکان کو دور ہی سے دیکھ کر خوف آتا تھا اس کے قریب ہی دروازے کے پاس ایک عورت کا سیاہ پتھروں سے تراشا ہوا مجسمہ لگا ہوا تھا جس کے سر پر ایک سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔

عنبر نے کہا۔

یہی وہ مکان ہے جہاں یونانی ساحرہ عروشی رہتی ہے اور بادشاہ نے مقدس ہار اسی کو دے رکھا ہے۔

ناگ کہنے لگا۔

تم اسی جگہ بیٹھو۔ میں مکان کا جائزہ لیتا ہوں جا کر۔

ناگ نے ایک چھوٹی سیاہ چڑیا کا روپ بدلا اور اڑتا ہوا طروشی ساحرہ کے مکان کے دروازے پر کالی عورت کے مجسمے پر جا کر بیٹھ گیا طروشی ساحرہ کے مکان کا دروازہ آدھا کھلا تھا۔ ناگ اندر چلا گیا۔ ایک بڑا کمرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا جس کی دیواریں سیاہ پتھروں کی تھیں۔ فرش پر سرخ قالین بچھا تھا۔ درمیان میں ایک پتھر کے چبوترے پر ایک تانبے کا برتن پڑا تھا جس میں ہلکی ہلکی آگ سلگ رہی تھی۔ پیچھے دیوار پر جانوروں اور انسانوں کی کھوپڑیوں کے ہار لٹکے ہوئے تھے۔ چبوترے کے قریب ہی ایک کرسی پر عورت کے ایک مجسمے کو اس طرح رکھا گیا تھا کہ وہ بیٹھی ہوئی زندہ عورت لگ رہی تھی۔ ناگ نے قریب جاکر دیکھا۔ یہ عورت بھی سیاہ پتھر کی بنائی ہوئی تھی۔

دوسرا کمرہ بالکل ویران تھا۔ ساحرہ طروشی مکان میں نہیں تھی۔ ناگ نے عنبر کو واپس آکر بتایا کہ مکان خالی پڑا ہے اور وہاں کوئی تہہ خانہ بھی نظر نہیں آتا۔ کوئی صندوق یا الماری بھی نہیں ہے۔ پھر مقدس ہار اس عورت نے کہاں رکھا ہوگا۔ عنبر بولا۔

وہ اسے زمین کے اندر بھی رکھ سکتی ہے اور پھر وہ جادوگرنی ہے۔ ہو سکتا ہے جادو کے زور سے اس نے مقدس ہار غائب کر رکھا ہو۔

ناگ سوچنے لگا عنبر نے کہا

ناگ! یہاں ہمیں کوئی چال چلنی پڑے گی اس

طرح یا تو ہم کسی طلسم کے چکر میں پھنس جائیں گے اور یا ہمیں مقدس ہار حاصل کرنے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

چال سے تمہاری کیا مراد ہے؟ ناگ نے پوچھا۔

عنبر بولا۔

چال سے میرا مطلب یہ ہے کہ ہمیں کسی بھیس میں ساحرہ طروشی کے پاس آکر اس کی ہمدردیاں حاصل کرنی ہوں گی۔ پھر مقدس ہار کا سراغ لگانے کی کوشش کرنی ہوگی۔

ناگ نے کہا۔

بات تو تم نے ٹھیک کہی ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس جادوگرنی کے آگے ہم کیا بھیس بدلیں گے؟ اسے تو جادو کے ذریعے پتہ چل جائے گا۔

عنبر بولا۔

یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ تجربے نے ہمیں بتایا ہے کہ ہر جادوگر کو سب کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ پورا جادوگر صرف سامری جادوگر ہی تھا۔ باقی ہر جادوگر کے پاس تھوڑا تھوڑا جادو ہوتا ہے۔ اس کے آگے وہ مجبور ہوتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ نے کہا

اب پتہ نہیں اس کے پاس کیا کیا جادو ہے۔

عنبر کہنے لگا۔

بس اتنا سا خطرہ ہمیں مول لینا ہوگا مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے ہوشیاری سے کام لیا تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

ناگ نے کہا

آخر وہ چال بھی معلوم ہو جو ہمیں چلنی ہوگی۔

عنبر نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔

میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اور وہ ترکیب یہ ہے۔

اس کے بعد عنبر نے ناگ کو ترکیب بتائی تو وہ بولا۔

اگر ساحرہ طروشی پر ہمارا بھید کھل گیا تو ہم کسی بہت بڑی مصیبت میں پھنس سکتے ہیں۔

عنبر بولا۔

میرا دل کہتا ہے کہ ساحرہ طروشی کے پاس یہ جادو نہیں ہے کہ وہ ہمارے دلوں کا حال معلوم کر سکے یہ صرف خدا ہی جانتا ہے۔

ناگ نے کہا۔

چلو تم کہتے ہو تو میں تیار ہوں۔

اسی شام عنبر نے سپیرے کا بھیس بدلا۔ بین ہاتھ میں لی۔ ناگ کو سانپ بنا کر پٹاری میں بند کیا اور ساحرہ طروشی کے مکان کی طرف چل پڑا۔ مکان کے باہر جاتے ہی اس نے بین بجانی شروع کر دی۔ باغ ویران تھا۔ اردگرد کوئی انسان نظر نہیں آرہا تھا۔ عنبر مکان کے دروازے کی طرف منہ کئے بین بجا رہا تھا۔ اتنے میں ایک کالی سیاہ لڑکی نے دروازہ کھولا اور کہا

کیوں شور مچا رہے ہو تم۔ کون ہو؟

عنبر نے بین منہ سے ہٹا کر کہا

بی بی! میں تمہاری مالکن طروشی سے ملنے آیا ہوں۔ اسے کہو کہ ملک ہندوستان کا ایک سپیرا اس کے لیے ایک انمول تحفہ لایا ہے۔

کالی لڑکی اندر چلی گئی۔ پھر آئی اور بولی۔

اندر آجاؤ۔ میری مالکن نے تمہیں بلایا ہے۔

عنبر اندر چلا آیا۔ کالے پتھروں والے کمرے میں آگ والے چبوترے کے پاس ایک گوری چٹی یونانی عورت بیٹھی تھی۔ اس کے بال کھلے تھے اور آنکھیں سیاہ پتھروں کی طرح ساکت اور ٹھنڈی لگ رہی تھیں۔ چہرے پر بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موت کی خاموشی اور سکوت تھا۔ عنبر سمجھ گیا کہ اس عورت کا جادو سفلی زیادہ ہے یعنی یہ وہ جادوگرنی ہے جو کسی کے لئے نیک کام نہیں کر سکتی۔ کسی کی بھلائی نہیں کر سکتی۔ بعض جادوگر کبھی کبھی کسی دکھی انسان کے کام بھی آ جاتے ہیں لیکن جادو کے ذریعے حاصل کیا ہوا فائدہ بہت جلد نقصان میں بدل جاتا ہے۔ انسان کے وہی کچھ کام آتا ہے جو اس نے اپنی محنت سے حاصل کیا ہو۔ بہرحال عنبر نے ہندوستان کے سپیروں کی طرح سلام کیا اور بولا۔

بہن طروشی! میں ہندوستان کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے تمہاری بہت تعریف سن رکھی ہے تم سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ اسی لئے اتنا لمبا سفر کر کے تمہارے پاس پہنچا ہوں۔

ساحرہ طروشی بڑی گہری اور کھا جانے والی نظروں سے عنبر کو گھور رہی تھی مردانہ قسم کی آواز میں آہستہ سے بولی۔

تم میرے لئے کونسی چیز لائے ہو۔

عنبر نے ایک بار پھر یونانی ساحرہ کو ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور کہا

میرا نام کالو سپیرا ہے میں تمہاری طرح جادوگری تو نہیں جانتا مگر تمہارے لئے ایک ایسا تحفہ لایا ہوں جس

کو دیکھ کر تم بھی حیران رہ جاؤ گی۔

طروشی اب بھی عنبر کو گہری نظروں سے گھور رہی تھی۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ تحفہ نکالو کونسا ہے۔ عنبر نے پٹاری کا منہ کھول دیا۔ اندر سے ناگ سیاہ کالے کوبرا سانپ کی شکل میں پھنکار مار کر باہر نکل آیا۔ طروشی اپنی جگہ پر اسی طرح بیٹھی رہی۔ اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ عنبر بولا۔

یہ ہے وہ تحفہ جو میں تمہاری خدمت میں پیش کرنے کے لئے لایا ہوں۔

طروشی نے آہستہ سے کہا

یہ ایک معمولی ہندی کوبرا سانپ ہے۔

عنبر مسکرایا۔

طروشی! میں کالو سپیرا ہوں۔ جادو نہیں جانتا مگر جادوگروں کو جانتا ہوں۔

عنبر کو یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ طروشی دل کے حال کو نہیں پڑھ سکتی۔ ورنہ اسے فوراً پتہ لگ جاتا کہ یہ کوئی معمولی سانپ نہیں بلکہ ناگ دیوتا ہے یا انسان ہے جس نے سانپ کی شکل اختیار کر رکھی ہے وہ بولا۔

طروشی! دیکھنے میں یہ ایک معمولی سانپ ہے مگر یہ کوہ ہمالیہ کا ہشت ناگ ہے یہ تمہارے کہنے پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوائے انسان کے ہر جانور کی شکل بدل لے گا۔ تم کسی جانور پرندے کا نام لو۔ یہ اسی کی شکل میں آجائے گا۔

طروشی نے کہا۔

لومڑی بن جاؤ۔

ناگ سب کچھ سن رہا تھا انہوں نے پہلے ہی سے سازش تیار کر رکھی تھی۔ فوراً سانپ سے لومڑی بن گیا اور طروشی کی طرف اپنی چمکدار آنکھوں سے تکنے لگا۔ طروشی نے کہا

شیر بن جاؤ۔

ناگ لومڑی سے شیر بن گیا۔ اتنا بڑا افریقہ کا شیر کمرے میں بیٹھا اپنا بہت بڑا منہ کھولے ہانپ رہا تھا۔ طروشی نے کہا

بچھو بن کر میرے بازو پر چڑھ جاؤ۔

ناگ نے ایسا ہی کیا۔ طروشی اپنے بازو پر آئے ہوئے بچھو کو مسکرا کر تکنے لگی۔

عنبر خوش ہوا کہ طروشی راضی ہوگئی ہے۔ طروشی ساحرہ نے بچھو کی دُم پر انگلی رکھی۔ بچھو نے اپنی فطرت کے مطابق اسے ڈس دیا مگر طروشی جادوگرنی تھی۔ اس پر بچھو کے زہر کا کوئی اثر نہ ہوا اس نے کہا۔

سانپ بن کر اپنی اصلی حالت میں آجاؤ۔

ناگ پھر سانپ بن کر طروشی کے بازو سے لپٹ گیا۔ عنبر بولا۔

طروشی! میری بہن! مجھے خوشی ہے کہ تم نے میرے تحفے کو قبول کیا۔ یہ ایک ایسا انوکھا سانپ ہے کہ تم اس سے بہت سے کام لے سکتی ہو۔

ساحرہ طروشی نے ناگ سانپ کو اپنے بازو سے اتار کر پٹاری میں بند کر کے اپنے پاس رکھ لیا اور عنبر کی طرف دیکھ کر بولی۔

کالو سپیرے! آج سے تم ہمارے بھائی ہو۔ تم نے سچ مچ مجھے ایک انمول تحفہ لا کر دیا ہے۔ تم کہاں ٹھہرے ہوئے ہو مصر میں؟

عنبر نے کہا

طروشی بہن! میں غریب سپیرا ہوں۔ رات باہر صحرا میں ریت پر پڑ کر گزار دیتا ہوں۔ سرائے میں جانے کے لئے بھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔

طروشی جادوگرنی نے کہا

تم آج سے ہمارے مہمان ہو۔ کب تک یہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے؟

عنبر نے بتایا کہ زیادہ سے زیادہ چار پانچ روز ٹھہروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گی۔ پھر واپس ہندوستان کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔
طروشی نے اپنی خادمہ کالی لڑکی کو اشارہ کیا۔ کالی لڑکی نے عنبر سے کہا

میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں۔

ساحرہ طروشی نے ناگ والی پٹاری اپنے پاس رکھ لی۔ وہ عنبر کے جانے کے بعد اٹھی اور دیوار کے پاس جاکر ایک خفیہ اینٹ کو ذرا سا دبایا۔ دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا۔ طروشی سیڑھیاں اتر کر ایک تنگ و تاریک تہہ خانے میں آ گئی۔ ناگ کی پٹاری اس نے ایک تخت کے نیچے رکھی اور دروازہ بند کر کے اس پر تالا لگا دیا اور تہہ خانے میں ہی اپنے ایک الگ تھلگ چھوٹے کمرے میں جاکر تخت پر بیٹھ گئی۔ اس نے سوچا اس جادو کے سانپ کو وہ بادشاہ اور اس کی ملکہ کے سامنے لے جائے گی اور اسے اپنی کرامت بتا کر ان پر اپنا مزید اثر جمانے میں کامیاب ہو گی۔ اب تو بادشاہ کبھی اس سے مشورہ لیے کوئی کام نہیں کرے گا۔

صبح ہوئی تو ساحرہ طروشی نے ناگ کی پٹاری سنبھالی اور محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ عنبر نے ناگ کو پہلے ہی سے

سب کچھ سکھا دیا تھا۔ کیونکہ عنبر جانتا تھا کہ جب طروشی ساحرہ کے پاس اس قسم کا انوکھا سانپ آئے گا تو وہ سب سے پہلے اسے بادشاہ کے دربار میں لے جائے گی جہاں وہ بادشاہ کے سامنے سانپ کے جون بدلنے کا مظاہرہ کر کے اس پر اپنی جادوگری کا رعب جمائے گی۔ صبح جب عنبر اٹھا تو اسے پتہ چلا کہ ساحرہ طروشی بادشاہ کے پاس گئی ہے اور پٹاری ساتھ لے گئی ہے۔ عنبر کا قیاس اور اندازہ بالکل درست نکلا تھا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اب ناگ نے اپنا کام دکھانا تھا۔ عنبر نے ناگ کو پہلے ہی سے سب کچھ سکھا دیا تھا۔

ساحرہ طروشی کی قسمت اچھی تھی کہ بادشاہ اور ملکہ ابھی دربار میں نہیں آئے تھے۔ طروشی ناگ والی پٹاری لے کر ایک خاص کمرے میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگی۔ وہ اس کمرے میں اکیلی تھی اس کو خیال آیا کہ ایک بار پھر سانپ کی آزمائش کرنی چاہیے اس نے پٹاری کا منہ کھول دیا۔ ناگ سانپ کی شکل میں پٹاری میں خاموش بیٹھا تھا۔ طروشی نے اس کی طرف گھور کر دیکھا اور حکم دیا۔

لومڑی بن جاؤ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طروشی کو بڑی حیرانی ہوئی کہ سانپ لومڑی نہیں بنا تھا ناگ چپ چاپ بیٹھا رہا۔ طروشی نے دوسری بار حکم دیا۔ بلی بن جاؤ۔ ناگ پھر بھی چپکا بیٹھا رہا۔ طروشی نے تیسری بار کہا۔ پرندہ بن جاؤ۔ مگر سانپ پر پھر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اب تو طروشی جادوگرنی کو بھی پسینہ آگیا۔ اس نے جلدی سے پٹاری بند کی اور اپنے سیاہ مکان میں واپس آکر نوکرانی سے کہا

کالو سپیرے کو بلاؤ۔

کالی نوکرانی نے عنبر کو آکر کہا مالکہ بلا رہی ہے وہ سمجھ گیا۔ فوراً اپنے کمرے سے نکل کر طروشی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہاتھ باندھ کر پرنام کر کے پوچھا۔

بہن جی! آپ نے مجھے یاد کیا۔

طروشی نے سخت مایوسی اور غصے کی حالت میں کہا۔

تمہارا تحفہ بیکار ہو گیا ہے۔ دیوتاؤں نے میری عزت رکھ لی کہ میں بادشاہ کے سامنے اسے نہیں لے گئی۔ نہیں تو میری بے عزتی ہوتی۔

عنبر نے مصنوعی تعجب کا اظہار کیا۔ پٹاری کھول کر ناگ کو دیکھا۔ ناگ خاموش بیٹھا تھا۔ عنبر نے پٹاری بند کر دی اور ساحرہ طروشی سے کہا

بہن طروشی! اس کے لئے مجھے ایک خاص چلہ کر کے پتہ کرنا پڑے گا کہ اس دیوتا سانپ پر کس چیز کا اثر پڑ گیا ہے۔

جادوگرنی طروشی نے زمین پر پاؤں مار کر کہا

تمہیں یہ ابھی چلہ کر کے پتہ لگانا پڑے گا۔ میں انتظار نہیں کر سکتی۔ نہیں تو میں تمہیں اور تمہارے سانپ کو زمین میں غائب کر دوں گی۔

عنبر کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ فوراً تیار ہو گیا۔ اپنی کوٹھڑی میں چراغ جلا کر اس کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر کے منہ میں اشلوک پڑھنے شروع کر دیئے۔ جادوگرنی طروشی اس کے پاس ایک طرف ہٹ کر چوکی پر بیٹھی اسے غور سے تک رہی تھی۔ اس کے پاس ایسا کوئی جادو نہیں تھا کہ جس کی مدد سے وہ عنبر کے دل کا اور ناگ کی ناکامی کا راز معلوم کر سکتی۔ کچھ دیر عنبر سپیرے کے بھیس میں اشلوک پڑھتا رہا پھر پھونک مار کر بولا۔

طروشی بہن! تمہارے پاس کوئی مقدس نقش ہے جو میرے سانپ پر اثر ڈال رہا ہے جس کی وجہ سے سانپ کی اپنی جون بدلنے کی طاقت بے اثر ہو گئی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساحرہ طروشی تلخ لہجے میں بولی۔

اس نقش کا اثر پہلے اس سانپ پر کیوں نہیں پڑا۔ یہ مقدس نقش تو میرے پاس کئی روز سے ہے۔

عنبر جھٹ بولا۔

پہلے اس نقش کا اثر زیادہ شدید نہیں تھا۔ میرا سانپ اپنی کرامت دکھاتا رہا مگر میرے چلّے نے بتایا ہے کہ جو مقدس نقش تمہارے پاس ہے اس کا اثر اب زیادہ شدید ہو گیا ہے۔

ساحرہ طروشی نے کہا

میرے پاس ایک ہی مقدس نقش ہے جو ایک پرانے ہار پر کندہ ہے۔

عنبر کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ مگر وہ پُر سکون رہا۔ بولا

کیا یہ ہار کسی بادشاہ کا ہے؟

طروشی بولی۔

ہاں یہ فرعون کا ہار ہے جو امانت کے طور پر میرے پاس رکھا ہوا ہے۔

عنبر نے کہا۔

بس۔ اس نقش والے ہار کو پانی کے اندر ڈال کر

چھپا دو۔ لیکن مجھے ایک نظر یہ ہار دکھا دو ہو سکتا ہے میں اس نقش کو دیکھ کر اس کا کوئی توڑ معلوم کر سکوں۔

ساحرہ طروشی بولی۔

ابھی لاتی ہوں۔

جادوگرنی طروشی فوراً دوسرے کمرے میں گئی اور ایک ڈبہ اٹھا لائی۔ اس میں سے فرعون کا مقدس نقش والا ہار نکال کر اس نے عنبر کو دکھایا اور کہا

اس مقدس نقش سے میرا بھی دل گھبراتا تھا۔ شاید اس لئے کہ میں جادو کرتی ہوں۔ اس کو دیکھ کر بتاؤ کہ اس کا کوئی توڑ تمہارے پاس ہے۔

عنبر نے ہار کو دیکھا۔ بڑا خوبصورت اور قیمتی ہار تھا اس نے کہا

میری بہن! مجھے افسوس ہے کہ یہ نقش بہت مقدس نقش ہے اور میرے پاس اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ ہاں میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اسے کسی مٹی کی ہنڈیا میں رکھ کر ہنڈیا کا منہ کپڑے سے بند کر دو اور اسے دریا کے اندر ایک جگہ لٹکا کر رکھ دو۔ جب اس امانت کی ضرورت پڑے گی وہاں سے نکال لانا۔ یوں تمہاری طاقت بھی تمہارے پاس رہے گی۔ سانپ بھی تمہارے حکم کی تعمیل کرے گا اور تم بادشاہ کے آگے اپنا رعب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی بچا سکوگی۔

ساحرہ طروشی خوش ہوگئی کہنے لگی۔

چلو۔ دریا پر چل کر اس ہار کو چھپا دیتے ہیں۔

ساحرہ طروشی نے عنبر کو ساتھ لیا۔ مقدس نقش والے ہار کو ہنڈیا میں بند کر دیا اور دریا کے کنارے ایک جگہ رسّی باندھ کر دریا کے اندر لٹکا دیا۔ وہاں نشانی کے طور پہ دو پتھر رکھ دیئے عنبر نے کہا

اب یہ سانپ جیسا تم کہوگی ویسے ہی کرے گا۔

ساحرہ طروشی سانپ کی پٹاری کو لے کر بادشاہ کے محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ جبکہ عنبر سپیرے کے بھیس میں سب سے پہلے ماریا اور تھیوسانگ کے پاس آیا۔ انہیں سب معاملات بتائے اور پھر رات کو ویران اہرام میں جاکر کولون کو بتایا کہ وہ نقش والا ہار کل رات اس کے پاس لے آئے گا عنبر اس ہار کو خود دریا میں سے نکال کر کولون کے پاس لے جانا چاہتا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ مقدس نقش والے ہار پر اگر جادوگرنی طروشی نے کوئی نہ کوئی طلسم ضرور کیا ہوگا۔

جادوگرنی طروشی نے بادشاہ پوٹلمی کو جاکر سانپ کی کرامت دکھائی تو وہ دنگ رہ گیا اور جادوگرنی طروشی کا اور گرویدہ بن گیا۔ ناگ کو علم ہو چکا تھا کہ مقدس نقش والا ہار دریا میں بند کر دیا گیا ہے۔ اب وہ صرف یہ چاہتا تھا کہ عنبر سے ایک ملاقات کرے:

اور تسلی ہو جانے پر پٹاری سے نکل کر عنبر کے پاس چلا جائے۔ دوسری طرف عنبر اپنی کوٹھڑی میں بیٹھا رات کے اندھیرے میں دریا پر جانے کی تیاری کر رہا تھا وہ یہ کام اکیلے ہی کرنا چاہتا تھا اس نے ماریا اور تھیوسانگ کو بھی یہ نہیں بتایا تھا سانپ یعنی ناگ والی پٹاری ساحرہ طروشی کے پاس ہی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ مقدس ہار اپنے قبضے میں لینے کے بعد ناگ کو بھی وہاں سے نکال کر لے جائے۔ آدھی رات سے کچھ پہلے عنبر دریائے نیل پر اس جگہ آگیا۔ جہاں پتھروں کی نشانی رکھی تھی۔ ان پتھروں کے ساتھ رسّی بندھی تھی رسّی کو گھاس میں چھپا دیا گیا تھا۔

عنبر نے خدا کا نام لے کر رسّی کو کھینچنا شروع کیا۔ ہنڈیا پانی سے باہر آگئی۔ عنبر نے اس کا کپڑا ہٹا کر دیکھا ہنڈیا میں مقدس ہار موجود تھا۔ عنبر نے ہار کو نکال کر جیب میں ڈال لیا اور ہنڈیا میں روڑے اور مٹی ڈال کر اسے دوبارہ پانی میں لٹکا دیا۔ اب عنبر ساحرہ طروشی کے مکان میں جاکر ناگ کو پٹاری سے نکال کر اپنے ساتھ لانا چاہتا تھا۔ عنبر طروشی جادوگرنی کے مکان کی طرف چل پڑا۔

ادھر جادوگرنی طروشی ایک شیشے کے گلوب کو سامنے رکھے جادو کے منتر پڑھ رہی تھی۔ یونانی فرعون پوٹلمی نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طروشی نے ناگ کو فرش کے قالین پر رینگتے دیکھا تو اس پر منتر پڑھ کر پھونکا۔ ناگ بجلی کی طرح ایک طرف کو اچھل کر گرا اور پھنکار مار کر جادوگرنی طروشی کی گردن پر حملہ کر کے اسے ڈس دیا۔ جادوگرنی طروشی کے حلق سے گڑگڑاہٹ کی سی آواز نکلی اور وہ ناگ کے خطرناک زہر کے اثر سے پیچھے کو لڑکھڑائی۔ ناگ فوراً ہی انسانی شکل میں آگیا۔

یہ اس کی بہت بڑی غلطی تھی۔ اس نے جادوگرنی کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا تھا۔ جادوگرنی پر اگرچہ زہر کا شدید اثر ہو چکا تھا مگر اس کے پاس ابھی ایک عمل ایسا باقی تھا جس سے وہ دشمن پر حملہ کر سکتی تھی چنانچہ جونہی ناگ نے انسانی شکل اختیار کی طروشی نے گرتے گرتے چبوترے پر رکھے برتن میں جلتی آگ میں سے ایک دہکتا ہوا کوئلہ اٹھایا اور ایک ہلکی چیخ کی آواز کے ساتھ اسے ناگ پر پھینکا۔

یہ آگ کا انگارہ ناگ کے سر پر آ کر لگا۔ ناگ کی آنکھوں کے سامنے جیسے بجلی سی چمک گئی۔ اس کی آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔ اس نے دیکھا کہ جادوگرنی طروشی زہر سے نیلی پڑ رہی ہے اور آہستہ آہستہ غائب ہوتی جا رہی ہے۔ ناگ اسے

اسے ایک خاص تعویذ بنانے کے لئے حکم دیا تھا اور وہ خاص منتروں کا جاپ کرتے ہوئے گلوب کو بھی تک رہی تھی۔ اچانک گلوب پر عنبر کی شکل ابھری۔ کیا دیکھتی ہے کہ سپیرا دریا کنارے ایک جگہ رک گیا اور پھر پانی کی تہہ میں سے رسی کھینچ رہا ہے۔ جادوگرنی طروشی کو اپنے منتر بھول گئے۔ اسے فوراً پتہ چل گیا کہ یہ سپیرا کوئی جھوٹا فریبی ہے اور اس کا ہار چرانے اس کے پاس آیا تھا۔ سانپ کی کھال سے طروشی کو یہ احساس بھی ہوا کہ یہ شخص جادو بھی جانتا ہے۔ جادوگرنی طروشی اب پوری طرح مقابلہ کرنے کے واسطے تیار ہو گئی۔

ناگ اس وقت پٹاری میں بند تھا مگر پٹاری کا ڈھکنا تھوڑا سا اونچا کر کے جادوگرنی طروشی کو گلوب پر عنبر کو دریا میں سے ہنڈیا نکالتے دیکھتے دیکھ رہا تھا۔ جونہی طروشی نے گلوب سے توجہ ہٹائی اور عنبر کا عکس گلوب پر سے غائب ہوا ناگ نے اپنا سر پیچھے کر لیا۔ وہ سمجھ گیا کہ طروشی پر ان کا راز فاش ہو گیا ہے اور اب وہ عنبر کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ ناگ اس کے حملے کو ناکام بنانا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ پٹاری میں سے باہر نکل آیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناشائستہ انداز میں بکنے لگا۔ کیونکہ اس نے مکوب میں یہ دیکھ لیا تھا کہ عنبر نے مقدس ہار ہنڈیا سے نکال لیا ہے۔ طروشی جادوگرنی کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی اور اس نے ناگ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا

تم .... تم پر میرا وار چل گیا ہے۔

یہ کہتے ہی وہ بے ہوش ہوگئی اور بے ہوش ہوتے کے ساتھ ہی غائب ہوگئی۔ ناگ دل میں ہنسا کہ بھلا اس کا وار کیسے چل سکتا تھا وہ تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہے اور اسے تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ ناگ عنبر کا انتظار کرنے لگا۔ اسے معلوم تھا کہ مقدس ہار حاصل کر لینے کے بعد وہ سیدھا اس کے پاس آئے گا۔

ناگ کو اپنا سر بڑا ہلکا پھلکا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرنا چاہا تو اس کا خون خشک ہوگیا۔ اس کے سر پر ماتھے کی جگہ کچھ بھی نہیں تھا۔ ناگ نے گھبرا کر اپنے سر اور گردن اور منہ پر ہاتھ پھیرنے کی کوشش کی مگر اس کا سر، گردن اور منہ کہیں بھی نہیں تھا۔ وہ بوکھلا گیا۔ جلدی سے اپنے جسم کو دیکھا اور پھر آنکھیں نیچے کرکے ہونٹوں کو دیکھنے کی کوشش کی۔ اب اس پر یہ ہولناک حقیقت کھلی کہ اس کی گردن اور سر اس کے دھڑ پر سے غائب ہو

چکا ہے۔

ناگ پریشان ہو کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ طروشی کے باغ میں آتے ہی اس نے سانس کھینچی اور عقاب بن گیا مگر اس عقاب کا بھی باقی جسم تو نظر آرہا تھا لیکن اس کی گردن اور سر غائب تھا۔ ناگ جلدی سے سانپ کی شکل میں آ گیا مگر سانپ کی شکل میں بھی اس کا سر غائب تھا۔ ناگ کو پسینہ آگیا۔ یہی وہ وار تھا جو جادوگرنی نے مرتے مرتے اس پر کیا تھا اور جو کامیاب ثابت ہوا تھا۔ طروشی جادوگرنی نے اپنے منتر جادو سے اس کے سر پر آگ کا انگارہ مار کر اس کا سر غائب کر دیا تھا۔ ناگ کے لئے یہ صورت حال بڑی پریشان کر دینے والی تھی۔ وہ سانپ کی شکل میں دوبارہ کمرے کے اندر چلا گیا اور پٹاری میں جاکر بیٹھ گیا۔ اتنے میں عنبر وہاں پہنچ گیا۔ عنبر کو ناگ کی باقاعدہ خوشبو آرہی تھی۔ وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا کوٹھڑی میں آیا۔ اسے جادوگرنی طروشی کہیں نظر نہ آئی۔ سامنے چبوترے کے برتن میں آگ جل رہی تھی اور تپائی پر مکوب پڑا تھا۔ کونے میں ناگ کی پٹاری تھی۔

عنبر نے لپک کر پٹاری کو اٹھا کر بغل میں مارا اور باہر کو بھاگا۔ بھاگتے بھاگتے وہ جادوگرنی طروشی کے مکان کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باغ والی چار دیواری کے دروازے میں سے نکل گیا اور اب تیز تیز قدموں سے سرائے کی طرف چل پڑا۔ اس نے احتیاط کے طور پر ناگ کو سانپ کی زبان میں آواز دی۔

ناگ! تم اندر ہی ہو ناں؟

ناگ نے کہا۔ ہاں

وہ ابھی عنبر کو بتانا نہیں چاہتا تھا کہ اس پر کیا مصیبت گزر گئی ہے۔ بازار میں لوگ آجا رہے تھے۔ دکانیں کھلی تھیں عنبر سرائے میں پہنچا تو تھیوسانگ اور ماریا وہاں کوٹھڑی میں موجود تھے۔ ناگ کی پٹاری دیکھ کر تھیوسانگ بولا۔

تم ناگ کو لے آئے؟ کیا تمہارا مشن کامیاب ہو گیا عنبر؟

عنبر خوشی سے مسکرایا اور بولا۔

کیوں نہیں؟ خدا میرے ساتھ تھا۔ میں اپنے اہل وطن کے لئے ان کی مقدس امانت شاہی ہار واپس لے آیا ہوں۔ یہ دیکھو۔ ماریا تم بھی دیکھو۔

عنبر نے جیب سے مقدس نقش والا انمول شاہی ہار نکال کر انہیں دکھایا تو وہ چمکتے دمکتے ہیرے جواہرات والا ہار دیکھ کر حیران رہ گئے۔ عنبر نے کہا

بس آج رات میں یہ امانت اس ملک کے اصلی

باشندوں کے حوالے کر دوں گا۔ لوگوں کس قدر خوش ہو گا۔ اس کے ساتھی کتنے خوش ہوں گے۔ آج میں نے اپنی مادر وطن کا قرض اتار دیا۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔

ماریا بولی۔

خدا کا شکر ہے تم سرخ رو ہو گئے۔

تھیوسانگ بولا۔

ارے! ناگ کو تو باہر نکالو پٹاری میں سے۔

ارے! میں تو بھول ہی گیا تھا اور ناگ بھی دیکھو کیسا چپ کر کے بیٹھا ہے اندر۔

یہ کہہ کر عنبر نے پٹاری کا منہ کھول دیا۔ ناگ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ پہلے تو کسی کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ ناگ کا سر غائب ہے۔ عنبر نے کہا

ناگ! تم باہر کیوں نہیں نکلتے؟ کیا بات ہے؟

ناگ نے آہستہ سے اداس آواز میں کہا

دوستو! مجھ پر بڑی بھاری مصیبت آن پڑی ہے۔

ماریا اور تھیوسانگ اور عنبر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

خیریت تو ہے ناگ؟ عنبر بولا۔

ناگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا۔ میں باہر آتا ہوں۔

یہ کہنے کے بعد ناگ پٹاری سے نکل آیا۔ جونہی وہ باہر آیا تو ماریا، عنبر اور ثمبوساگ یہ دیکھ کر سکتے میں آ گئے کہ ناگ سانپ کا دھڑ تو موجود تھا مگر سر غائب تھا۔ ماریا تو رو پڑی۔

ناگ! یہ کیا ہو گیا تمہارے ساتھ؟

ثمبوساگ چپ تھا۔ عنبر نے کہا

ناگ! یہ حادثہ کیسے ہو گیا؟

ناگ نے پوری کہانی سنا ڈالی کہ کس طرح اس نے جادوگرنی طروشی کو ڈس کر ہلاک کیا اور پھر کس طرح وہ مرتے مرتے اس پر انگارہ پھینک کر اس کے سر کو غائب کر گئی۔ عنبر نے پوچھا۔

کیا تم انسانی شکل بدل سکتے ہو؟

"ہاں"

اور ناگ انسانی شکل میں آ گیا اب سب نے صاف طور پر دیکھا کہ ناگ کا سارا انسانی دھڑ موجود تھا مگر اس کا سر گردن سے اوپر غائب تھا۔ ماریا کو بے حد صدمہ ہوا تھا۔ اس نے اپنے آنسو روکتے ہوئے عنبر سے کہا۔

خدا کے لئے ناگ کے سر کو واپس لاؤ عنبر!

ناگ بولا۔

میرا سر میرے کاندھوں پر موجود ہے مگر وہ غائب ہے میں بھی اس کو محسوس نہیں کر سکتا۔ میرا ہاتھ اسے چھو نہیں سکتا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ سن رہا ہوں بول رہا ہوں مگر نہ میرے ہونٹ ہیں نہ کان ہیں اور نہ آنکھیں ہیں۔ میں نے طروشی جادوگرنی کے جادو کا غلط اندازہ لگایا تھا۔

ماریا روندھی آواز میں بولی۔

اب کیا ہو گا عنبر بھیا؟ کیا ناگ کا سر کبھی واپس نہ آ سکے گا؟

عنبر نے کہا۔

گھبرانے کی بات نہیں ہے ناگ کا سر ضرور واپس آ جائے گا۔

ثمبوساگ بولا۔

ہمیں طروشی کے مکان پر چلنا چاہیئے ہو سکتا ہے وہاں سے ہی کوئی توڑ مل جائے۔

ماریا گھبرا کر بولی۔

خدا کے لئے وہاں جانے کا نام نہ لو۔ کوئی پتہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں تمہارے بھی سر غائب ہو جائیں۔
عنبر نے کہا۔
ہمیں جانا ہی پڑے گا۔ تم لوگ یہاں ٹھہرو۔ میں جاتا ہوں۔
اور عنبر اکیلا ہی جادوگرنی طروشی کے مکان کی طرف چل دیا۔ حفاظت کے طور پر ماریا اس کے سر کے اوپر اوپر اڑ رہی تھی۔

○

(آگے کیا ہوا یہ جاننے کے لئے قسط نمبر ۱۲۸
"عنبر کی قبر" میں پڑھیئے)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا کمپنی اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

PDFBOOKSFREE.PK